خدا نے آج تک اُس قوم کی حالت نہیں بدلی
نہ ہو جس کو خیال آپ اپنی حالت کے بدلنے کا
(سورۃ الانفال: 53)

آپ یہ کیوں نہیں کر سکتے؟

تم میں سے ایک جماعت ایسی ہونی چاہیے جو بھلائی کی
طرف بُلائے اور نیک کاموں کا حکم کرے اور بُرے
کاموں سے روکے، اور یہی لوگ فلاح اور نجات پانے
والے ہیں۔ (آل عمران: 104)

CamScanner

آزاد حکومت ریاست جموں و کشمیر مظفرآباد

سیکرٹریٹ تعلیم (سکولز)

******

نمبرس ت/ سکولز/ایڈمن/................./2011ء　　　مورخہ........../جنوری 2011ء

بخدمت:۔

جناب ناظم اعلیٰ صاحبان تعلیم سکولز (ایلیمنٹری، سیکنڈری/تحقیق وترقی نصاب)

مظفرآباد۔

سرکلر۔

عنوان:۔ سرکاری تعلیمی ادارہ جات میں اُردو ترجمہ کے ساتھ قرآن پاک کی تعلیم کا اہتمام۔

السلام علیکم!

جناب سیکرٹری تعلیم سکولز آزاد حکومت ریاست جموں وکشمیر نے بتسلسل سرکلر نمبرس ت/انتظامیہ/7(43) مورخہ 19 فروری 2010 ہدایت فرمائی ہے کہ۔ تمام سرکاری/پرائیویٹ تعلیمی اداروں میں صبح اسمبلی کے بعد درس قرآن مجید ترجمہ کے ساتھ طلباء کو سنایا جائے تا کہ وہ اس الہامی کتاب سے کما حقہ مستفید ہوسکیں۔

والسلام!

(اشفاق احمد ہاشمی)

سیکشن آفیسر تعلیم سکولز I

نقل بالا بخدمت:۔

۱۔ پرائیویٹ سیکرٹری ہمراہ جناب سیکرٹری تعلیم۔

۲۔ جملہ آفیسران سیکرٹریٹ تعلیم سکولز۔

۳۔ ماسٹر فائل۔

سیکشن آفیسر تعلیم سکولز I

CS CamScanner

کارکردگی رپورٹ

لَقَدْ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكُمْ كِتٰبًا فِيْهِ ذِكْرُكُمْ ۭ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ۝۱۰

(سورۃ الانبیاء۔ آیت نمبر 10)

''لوگو! ہم نے تمہاری طرف ایک ایسی کتاب بھیجی ہے جس میں تمہارا ہی ذکر ہے، کیا تم عقل سے کام نہیں لیتے''۔

وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ ۝۱۷

(سورۃ القمر۔ آیت نمبر 17)

''بے شک ہم نے قرآن کو سمجھنے کے لیے آسان کر دیا ہے۔ پس کیا ہے کوئی نصیحت حاصل کرنے والا''۔

CamScanner

ھمارا تعارف

عمومی پوچھے جانے والے سوالات (FAQs)

(1) ہم کون ہیں؟

(یہ) تمہارے باپ اِبراہیم کا دین ہے۔ اُس اللہ نے تمہارا نام مسلمان رکھا ہے اِس (قرآن) میں اور اِس سے پہلے (کی کتابوں میں) بھی۔ (سورۃ الحجرات، آیت نمبر 78)

الحمدللہ! ہم اللہ تعالیٰ کے بالا بیان کردہ حکم کی روشنی میں صرف اور صرف مسلمان ہیں۔ اِس سے زیادہ اور کم کچھ نہیں۔

(2) مسلمانوں کے تو بہت سے فرقے ہیں۔ ہمارا تعلق کس فرقے سے ہے؟

اِرشادِ باری تعالیٰ ہے:

''سب مل کر اللہ کی رسی (قرآن پاک) کو مضبوطی سے تھام لو اور تفرقے میں نہ پڑو۔''

(سورۃ آل عمران، آیت نمبر 103)

ایک اور جگہ فرقہ بازی کی نفی کی تائید میں اِرشادِ باری تعالیٰ ہے:

''اِبراہیم (علیہ السلام) نہ یہودی تھے اور نہ نصرانی، وہ ہر باطل سے جُدا رہنے والے مسلمان تھے اور وہ مشرکوں میں سے بھی نہ تھے۔'' (سورۃ آل عمران، آیت نمبر 67)

تو کیا اللہ کے مقابلے میں ہم خود کو اِس (مسلمان) سے بہتر نام دے سکتے ہیں؟ اور کیا اللہ تعالیٰ کے فرقہ بندی سے بچنے کے حکم کے باوجود ہمیں اپنے آپ کو کسی نہ کسی فرقے سے جوڑنا اور نسبت رکھنا ضروری ہے؟ نہیں اور یقیناً نہیں۔ پس ہمارا تعلق کسی بھی فرقے یا مذہبی گروہ سے نہ ہے اور ہم صرف اور صرف مسلمان ہیں۔

(3) ہمارا مقصد کیا ہے اور ہم یہ کیوں کرنا چاہتے ہیں؟

لوگوں کو نیک کاموں کی طرف راغب کرنا ہمارا اِخلاقی فرض ہی نہیں بلکہ ہمارا مذہبی فریضہ بھی ہے۔ قرآن پاک

CS CamScanner

میں اللہ تعالیٰ نے جگہ جگہ اِس فرض کی طرف متوجہ فرمایا ہے:

حکم خداوندی ہے:

''اور تم میں سے ایک جماعت ایسی ہونی چاہیے جو لوگوں کو نیکی کی طرف بُلائے اور اچھے کام کرنے کا حکم دے اور برائی سے روکے۔ یہی لوگ ہیں جو نجات پانے والے ہیں''

(سورۃ آل عمران، آیت نمبر 104)

''مومنو! جتنی اُمتیں (یعنی قومیں) لوگوں میں پیدا ہوئی ہیں، تم اِن سب سے بہتر ہو کہ نیک کام کرنے کو کہتے ہو اور برے کاموں سے منع کرتے ہو اور خدا پر ایمان رکھتے ہو۔''

(سورۃ آل عمران، آیت نمبر 110)

''بری باتوں سے منع کرتے رہنا اور جو مصیبت تجھ پر واقع ہو، اِس پر صبر کرنا۔ بیشک یہ بڑی ہمت کے کام ہیں۔

(سورۃ لقمان، آیت نمبر 17)

''اور مومن مرد اور مومن عورتیں ایک دوسرے کے دوست ہیں کہ اچھے کام کرنے کو کہتے ہیں اور بری باتوں سے منع کرتے ہیں۔''

(سورۃ الحج، آیت نمبر 41)

ہمارا مقصد محض بالا بیان کردہ حکم خداوندی پر عمل کرنا اور اپنی نوجوان نسل کو نماز اور قرآن پاک اُن کی اپنی مقامی زبانی (اُردو) میں پڑھانے کیلئے جدوجہد کرنا اور اُنہیں سہولت فراہم کرنا ہے تاکہ وہ اُس کو سمجھ کر اللہ تعالیٰ کے حکم پر صحیح صحیح عمل کر سکیں اور ہمارا معاشرہ ایک پرامن معاشرہ بن سکے۔

(4) تو کیا ہمارا مقصد نوجوان نسل کو عربی سکھانا ہے؟

نہیں۔ بلکہ ہمارا مقصد اُردو ترجمہ پڑھانے کی حد تک ہے تاکہ تمام بچے، چاہے وہ کسی سرکاری سکول، انگلش میڈیم سکول یا دینی مدرسہ کے طالب علم ہوں، تھوڑی سی توجہ اور وقت دینے سے پیغام قرآن کو سمجھ سکیں۔ قرآن پاک جس زمانے اور علاقے میں نازل ہوا اُس کے رہنے والوں کی زبان عربی تھی لہذا ضروری تھا کہ اگر اُنہیں کوئی بات سمجھانی مقصود ہے تو وہ اُن کی زبان میں ہو۔ یہی وجہ تھی کہ قرآن پاک عربی زبان میں نازل کیا گیا۔

اِرشادِ باری تعالیٰ ہے:

''بے شک ہم نے اِس قرآن کو عربی زبان میں نازل کیا ہے، تاکہ تم سمجھ سے عقل سے کام لو۔''

(سورۃ یوسف، آیت نمبر 2)

چونکہ ہمارے ملک اور علاقے میں اُردو زبان آسانی سے پڑھی، بولی اور سمجھی جاتی ہے، لہٰذا ہمارا مقصد کم سے کم وقت میں پیغام قرآن کو عام کرنا ہے تاکہ لوگ اُسے سمجھ کر اُس پر عمل کر سکیں۔

(5) کیا نماز اور قرآن پاک کے اُردو ترجمہ کا ٹیسٹ بھی لیا جاتا ہے؟

جی ہاں! ہمارے رضا کار ساتھی وقتاً فوقتاً ترجمہ نماز اور ترجمہ قرآن کا ٹیسٹ لیتے رہتے ہیں اور کامیاب ہونے والے طلباء وطالبات کی حوصلہ افزائی اور دیگر طلباء وطالبات کو اِس کی ترغیب دِلانے کیلئے چھوٹا موٹا اِنعام بھی دِیا جاتا ہے۔

(6) کیا ہم ترجمہ والے قرآن پاک اور مترجم نمازیں بلا قیمت فراہم کرتے ہیں؟

جی ہاں۔ اگر کوئی سکول، مدرسہ یا والدین اپنے بچوں کو قرآن پاک اُردو ترجمہ کے ساتھ پڑھانا چاہیں تو ہم اُنہیں مترجم قرآن پاک اور نمازیں بلا قیمت فراہم کر سکتے ہیں۔

(7) ہم کون سے مترجم کے قرآن پاک کا ترجمہ پڑھنے کی ترغیب دِلاتے ہیں؟

اول تو قرآن پاک کے ترجمہ کی نسبت کسی فرقے میں کوئی خاص اِختلاف نہیں سوائے چند آیات کی حد تک۔ اِس کا مطلب یہ ہوا کہ 90 فیصد قرآن پاک کا ترجمہ ہر مترجم نے ایک ہی کیا ہے۔ محض 10 فیصد کی حد تک چھوٹا موٹا اِختلاف پایا جاتا ہے۔ تو آپ کسی بھی مترجم کا ترجمہ پڑھیں اِس سے کوئی فرق نہیں پڑتا، آپ باآسانی 90 فیصد احکامات قرآن سمجھ سکتے ہیں اور اُس پر عمل کر سکتے ہیں۔ ہماری طرف سے کسی خاص مترجم کا ترجمہ پڑھنے یا پڑھانے کی کوئی شرط نہیں ہے۔

(8) کیا قرآن پاک کا محض ترجمہ پڑھ کر اُس کو سمجھنا مشکل کام نہیں ہے؟

قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ نے جا بجا قرآن پاک کو سمجھنے کیلئے آسان قرار فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

''اور بے شک ہم نے قرآن کو سمجھنے کیلئے آسان کر دیا ہے تو کیا ہے کوئی نصیحت پکڑنے والا؟''

(سورۃ القمر، آیت نمبر 17)

قرآن پاک بلا شبہ ہدایت کیلئے نازل کیا گیا ہے اور ہدایت بھی کسی ایک فرقے یا گروہ کیلئے نہیں بلکہ تمام اِنسانوں اور جنات کی ہدایت کیلئے نازل کیا گیا ہے۔ تو ظاہر سی بات ہے کہ سب کیلئے آسان ہی ہوگا۔

اب جو کہتے ہیں کہ قرآن مشکل ہے تو اُن سے قرآن کہتا ہے (قُلْ هَاتُوا بُرْهَانَكُمْ) دلیل لاؤ، ثابت کرو۔ دلیل

CamScanner

سے ثابت کرو کہ قرآن مشکل ہے۔ جبکہ قرآن خود جا بجا پکار رہا ہے اور دلیل دے رہا ہے کہ یہ سمجھنے کیلئے آسان ہے۔ اور قرآن میں کسی جگہ اِس کتاب کو مشکل نہیں کہا گیا ہے۔

(10) اِس کام کیلئے یقیناً اچھی خاصی رقم چاہئے ہوتی ہے۔ ہمیں اِس کیلئے فنڈنگ کون کرتا ہے؟

اِس بات میں کوئی شک نہیں کہ اِس کام میں اچھے خاصے اِخراجات آتے ہیں۔ تاہم یہ تمام تر اِخراجات محترم محمد اِقبال خلیفہ صاحب اور اُن کی فیملی برداشت کرتی ہے۔ دیگر کوئی شخص، اِدارہ یا ایجنسی اِس کام کیلئے قطعاً کوئی فنڈز مہیا نہیں کرتا۔

(10) کیا ہمارا یہ کام کسی علاقے یا مخصوص ضلع تک ہی محدود ہے؟

نہیں بلکہ ہر وہ شخص یا اِدارہ جو ہماری سوچ سے متفق ہو اور قرآن پاک کی اُردو تعلیم میں اپنا حصہ ڈالنا چاہتا ہو ہمیں اپنے اِدارے، سکول یا مدرسہ کے وزٹ اور ٹیسٹ کے اِنعقاد کی دعوت دے سکتا ہے۔

(ختم شد)

CamScanner

چند تلخ مگر قابلِ غور باتیں..........

اللہ تعالیٰ کی عظیم کتاب، قرآن پاک ہمارے لیے ہدایت اور راہنمائی کا ذریعہ ہے۔ یہ ایک مکمل ضابطہ حیات ہے اور ہر مسلمان کیلئے روشنی کا مینارہ ہے۔ اِس میں زندگی کے ہر پہلو کیلئے ہدایت و راہنمائی دستیاب ہے۔ ایک کامیاب اور پرسکون زندگی کیلئے قرآن پاک کی راہنمائی بہت ضروری ہے۔ لیکن قرآن پاک پر عمل کرنا ہمارے لیے اُس وقت ہی ممکن ہوگا جب ہم اِس کے معنی اور مفہوم سمجھنے کے قابل ہوجائیں۔ قرآن پاک جس زبان میں نازل ہوا وہ عربی زبان ہے اور ہم عربی پڑھنا لکھنا نہیں جانتے۔ لیکن افسوس ہم نے اِس کو محض ثواب کا ذریعہ سمجھ رکھا ہے اور اِس کو ریشمی غلافوں میں لپیٹ کر اور اُونچی جگہ رکھ کر سمجھتے ہیں کہ ہم نے اِس کا حق ادا کر دیا۔

آج مسلم اُمہ کے تمام تر مسائل کی وجہ تعلیم قرآن سے دُوری ہے۔ ہم پیغامِ قرآن کو چھوڑ کر آپس کے فروعی اِختلافات میں اُلجھ کر رہ گئے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ آج مسلمان مختلف فرقوں میں بٹے ہوئے ہیں۔ ہر ایک فرقہ خود کو تو حق پر سمجھتا ہے لیکن دُوسرے فرقے کو اُس نے کافر قرار دے دیا ہے۔ قرآن سے دُوری کی بناء پر آج کے مسلمان میں تمام تر معاشرتی برائیاں بدرجہ اتم موجود ہیں۔ ہر طرف جھوٹ، خیانت، اقرباء پروری، رشوت ستانی، اور لوٹ کھسوٹ کا ایک بازار گرم ہے جس کے ذمہ دار ہم سب ہیں۔

کسی بھی معاشرے کی تربیت میں بذیل افراد اہم کردار ادا کرتے ہیں:

۱۔ والدین اور سرپرست (یعنی ہر بندہ)۔ ۲۔ اُساتذہ۔

۳۔ مذہبی راہنماء۔

لیکن مقامِ افسوس ہے کہ کوئی بھی اپنا فرض پوری طرح ادا نہیں کر رہا۔ زیرِ نظر سطور میں ہم اِن کے کردار کا جائزہ لیتے ہیں۔

والدین/سرپرست:

مسلم اُمہ کی اِخلاقی پستی و زوال کا سب سے پہلا سبب بچوں کے والدین اور سرپرست کا اپنے بچوں کی تربیت نہ کرنا ہے۔ کہتے ہیں کہ ماں کی گود بچے کی پہلی درسگاہ ہوتی ہے اور والدین اپنے بچوں کیلئے رول ماڈل ہوتے ہیں۔

CamScanner

اِخلاق و کردار کو مزین کرنے کا بہترین دور بچپن کا ہوتا ہے۔ ہر ماں باپ کی یہ خواہش تو ہے کہ اُس کا بچہ ہر برائی سے بچے لیکن کیا وہ اس کیلئے عملی کوشش بھی کرتے ہیں؟ وہ خود احکامات الٰہی پر کس قدر کاربند ہیں؟ وہ گھر میں بچوں کی موجودگی میں خود جھوٹ بولتے ہیں لیکن خواہش رکھتے ہیں کہ اُن کے بچے اُن سے جھوٹ نہ بولیں۔ خود تو بچیوں اور بچوں کے سامنے گالیاں دیتے رہتے ہیں لیکن اپنے بچوں کو گالم گلوچ سے دور رکھنا چاہتے ہیں۔ نہ خود نماز پڑھتے ہیں اور نہ اپنے بچوں کو اُس کی عادت ڈالتے ہیں۔ نہ خود ترجمہ کے ساتھ قرآن پڑھتے ہیں اور نہ ہی اپنے بچوں کو اِس کی ترغیب دیتے ہیں، اور چاہتے یہ ہیں کہ اُن کے بچے نیک اِنسان بنیں۔ سکول کی تعلیم پر بھرپور توجہ دیتے ہیں، اچھے سے اچھے سکول میں داخلہ دِلواتے ہیں، خود بھی پڑھاتے ہیں اور ٹیوشن بھی لگوا دیتے ہیں لیکن کتنے والدین ہیں جو اپنے بچوں کو قرآن پاک اُردو میں پڑھانے کی کوشش کرتے ہیں؟

آج ہر والدین کی خواہش ہے کہ اُن کے بچے یورپ میں سیٹل ہو جائیں کیونکہ وہاں کی زندگی ایک معیاری زندگی ہے۔ وہاں قانون کی بالادستی ہے۔ وہاں کی عدالتیں اِنصاف فراہم کرتی ہیں۔ وہاں رنگ و نسل کا فرق نہیں کیا جاتا۔ وہاں کرپشن، رشوت ستانی اور اقرباء پروری کا دُور دُور تک کوئی لینا دینا نہیں۔ قتل و غارت، چوری، ڈکیتی اور راہزنی کے واقعات نہ ہونے کے برابر ہیں۔ کمزور اور طاقت ور قانون کی نظر میں برابر ہیں۔ کبھی ہم نے سوچا ہے کہ اِس طرح کا ماحول تو کسی اِسلامی مملکت کا ہونا چاہیئے۔ لیکن ہمارے ملک میں بجلی چوری، گیس چوری، رشوت ستانی، اقربا پروری، ظلم و زیادتی، ایک دوسرے کا حق مارنا، جھوٹ، چغلی اور غیبت عام ہے۔ حالانکہ قرآن میں اللہ تعالیٰ نے ہمیں واضح طور پر اِن سب برائیوں سے منع فرمایا ہے۔ لیکن قرآنی تعلیمات سے ناواقفیت کی بناء پر آج ہم اِن برائیوں میں گڑھے ہوئے ہیں۔ بلکہ اگر یوں کہا جائے کہ ہم اِنہیں برائیاں سمجھتے ہی نہیں ہیں تو غلط نہ ہوگا۔ جن معاشرتی برائیوں سے بچنے کا اِسلام (قرآن) نے ہمیں حکم دیا ہے اگر ہم اُنہیں چھوڑ دیں تو یقیناً ہمارا معاشرہ بھی ایک پرامن معاشرہ بن سکتا ہے۔ والدین کا یہ فرض ہے کہ وہ اپنے بچوں کو قرآن پاک کی اُردو زبان میں تعلیم دیں تاکہ وہ اچھائی اور برائی میں بخوبی فرق سمجھ سکیں۔ اچھی عادات کو اپنا سکیں اور برائیوں سے بچ سکیں۔ اور دُنیا و آخرت میں کامیاب ہوسکیں۔ اِس بابت قرآن پاک میں اِرشادِ باری تعالیٰ ہے:

"اے ایمان والو! بچاؤ اپنے آپ کو اور اپنے اہل و عیال کو (جہنم کی) آگ سے۔" (سورۃ التحریم، آیت نمبر 66)

لیکن جب ہم عملی طور پر آج کے مسلمانوں کا جائزہ لیتے ہیں تو معلوم ہوتا ہے کہ والدین اپنے بچے کو انگریزی پڑھانے کے لئے زیادہ سے زیادہ فیس لینے والے سکول میں داخل کرواتے ہیں اور یہ سلسلہ بڑی سے بڑی ڈگری حاصل

کرنے تک جاری رہتا ہے۔ ابھی بچہ بولنا شروع کرتا ہے تو اسے پڑھاتے ہیں۔

A for Apple Apple معنی سیب

B for bat Bat معنی بلّا

C for Cat Cat معنی بلی

یعنی ہر انگریزی لفظ کے اُردو معنی بھی پڑھاتے ہیں۔ اِسی طرح اُنہیں اپنے بچوں کو نماز اور قرآن کے معنی بھی پڑھانے اور یاد کرانے چاہئیں۔ اگر کسی والدین کے دِل میں قرآن کیلئے تھوڑی بہت حب ہے بھی تو وہ بچوں کو صرف عربی الفاظ ادا کرنے کا طریقہ سکھا دیں گے اور سمجھیں گے ہم نے قرآن کا حق ادا کر دیا ہے جو سراسر خود فریبی ہے۔ اپنی اور اپنے بچوں کی دنیا اور آخرت سنوارنے کیلیئے اس خود فریبی سے بچیں اور ان کیلیئے قرآنی تعلیم کا مکمل بندوبست کریں۔

پس اگر بچپن سے بچے کی عادات واطوار کو دُرست سمت میں ڈھالا جائے تو یقیناً اُس کے اچھے نتائج برآمد ہو سکتے ہیں۔

اُساتذہ کرام:

اُستاد کو معمارِ قوم اور روحانی باپ بھی کہا جاتا ہے۔ یعنی وہ بچوں کی تعلیم و تربیت کر کے اُنہیں ایک اچھا فرد بناتا ہے۔ اور اِس طرح وہ معاشرے اور قوم کی تعمیر کر رہا ہوتا ہے۔ قوم کے ٹیکس کے پیسوں سے اُنہیں تنخواہیں اس لیے ادا کی جاتی ہیں کہ اِس معاوضہ کے عوض اُنہوں نے طلباء کی تربیت کرنا ہوتی ہے۔ لیکن آج بصد معذرت کہنا پڑتا ہے کہ اُساتذہ نے اِسے ذریعہ روزگار تک ہی محدود سمجھ لیا ہے۔ اور جس فکر و جذبہ کے ساتھ طلباء کی تربیت کی ضرورت ہے وہ خال خال ہی دیکھنے میں ملتا ہے۔ اِس طرح مُسلم معاشرہ کی اِخلاقی پستی کے اُساتذہ بھی ذمہ دار ہیں۔ اگر اُنہوں نے اِس کی طرف بھرپور توجہ دی ہوتی تو شاید آج صورتحال مختلف ہوتی۔ اُساتذہ کرام نصابی کتب کی تدریس کو بھی گراں سمجھتے ہیں۔ اول تو وہ بچوں کو قرآن پاک کی تعلیم کی طرف توجہ ہی نہیں دیتے اور ثانیاً اگر دیتے بھی ہیں تو محض عربی زبان تک ہی محدود رکھا ہوا ہے۔ نتیجتاً قرآن پاک کی تعلیم کا اصل مقصد حاصل نہیں ہو پاتا۔ اور اِسلامی معاشرہ آج اِنحطاط پذیر ہے۔ جس طرح درسی کتب کی تدریس حکومت وقت اور محکمہ تعلیم کی جانب سے اُساتذہ کرام پر فرض ہے۔ اِسی طرح بلکہ اِس سے کہیں زیادہ قرآن پاک کی تعلیم دینا بھی ایک مذہبی فریضہ ہے۔ لہذا جملہ اُساتذہ کرام سے گذارش ہے کہ جہاں وہ درسی کتب کی تعلیم دیتے ہیں وہیں وہ تھوڑی سی محنت و مذہبی جذبہ کے تحت بچوں کو قرآن پاک کی اُردو میں تعلیم کی طرف بھی توجہ دیں تاکہ قرآن پاک کی تعلیم اُن کے دِلوں پر نقش ہو سکے اور بڑے ہو کر ایک اچھے اِنسان اور اچھے شہری بن سکیں۔

CamScanner

مذہبی راہنما/علماء کرام:

آج ملک میں بدامنی کا دور دورہ ہے اور فرقہ پرستی کے نام پر قتل و غارت ہر جگہ عام ہے اور اس میں علمائے کرام (چاہے اُن کا تعلق کسی بھی مذہبی فرقہ و گروہ سے ہے) کا بھی خاصا ہاتھ ہے۔ اِختلافی اور فروعی مسائل جن کا اسلام کی عملی زندگی سے کوئی لینا دینا ہی نہیں ہے پر بحث مباحثہ کر کر کے ہم نے ایک دوسرے کے خلاف دِلوں میں زہر بھر دیا ہے۔ ہر فرقہ دوسرے کلمہ گو فرقے کو ملعون و کافر قرار دے رہا ہے۔ یہی نہیں بلکہ اُن کے قتل کو جنت کا ٹکٹ تک قرار دے رہا ہے۔ لیکن ہمیں تضادات سے جنگ نہیں کرنا۔ تضادات کو احسن طریقے سے حل کرنا ہے۔ ہمارا نظریہ اپنی جگہ پر دُرست، لیکن دوسروں کے نظریات اُن کیلئے اُتنے ہی مقدس اور با معنی ہیں۔ اپنا نقطہ نظر واضح کرنے کا حق تو ہے، دوسروں کو قتل کرنے کا حق نہیں۔ کمزور عقیدہ اُلجھتا ہے، لڑتا ہے، جھگڑتا ہے لیکن طاقتور اور صحت مند عقائد دوسرے عقیدوں کو اپنے ساتھ اِس طرح ملاتے ہیں جیسے سمندر دریاؤں کو اپنے اندسمیٹ لیتا ہے۔ اِسلام بلا شک وشبہ ایک آفاقی مذہب و دین ہے اور یہ فرقہ بندی اور گروہ بندی کی نفی کرتا ہے۔

فرقہ بازی کی نفی کی تائید میں اِرشادِ باری تعالیٰ ہے:

''اِبراہیم (علیہ السلام) نہ یہودی تھے اور نہ نصرانی، وہ ہر باطل سے جُدا رہنے والے مسلمان تھے اور وہ مشرکوں میں سے بھی نہ تھے۔'' (سورۃ العمران، آیت نمبر 67)

لیکن اِس کے باوجود ہم سُنی، وہابی، دیو بندی اور شیعہ کے چکروں میں پڑے ہوئے ہیں۔ اُخوت، بھائی چارہ، راست بازی اور امانت داری کا جو درس ہمیں قرآن نے دیا ہے، آج ہم وہ بھلا چکے ہیں۔

ہمارے علمائے کرام نے اگر قرآن پاک کی مقامی زبان میں ترویج و تعلیم کیلئے کوشش کی ہوتی تو یقیناً نوبت آج یہاں تک نہیں پہنچتی۔ لوگ خود اچھائی اور برائی میں فرق کر لیتے اور اپنے آپ کو باطل عقائد سے محفوظ رکھتے۔ لیکن اُنہوں نے طلباء و طالبات کو قرآن پاک کی عربی تعلیم تک ہی محدود رکھا ہے۔ ہم نے آفاقی نسبت کی بجائے زمینی نسبتوں کو اہمیت دے رکھی ہے۔ سنی، بریلوی، وہابی، شیعہ اور اہل حدیث ہونے کی نسبتیں زمین سے پیدا ہوئی ہیں، جبکہ مسلمان ہونے کی نسبت آسمانی ہے اور اُمت مسلمہ کو صرف اِسلام کی آسمانی نسبت پر ہی اکٹھا کیا جا سکتا ہے۔ یہ آسمانی نسبت، قرآن ہمیں فرقہ پرستی اور گروہ بندی سے بچنے کا طریقہ بتاتا ہے:

اِرشادِ ربانی ہے:

''سب مل کر اللہ کی رسی (قرآن پاک) کو مضبوطی سے تھام لو اور تفرقے میں نہ پڑو۔'' (سورۃ آل عمران، آیت نمبر 103)

اگر آج سے ہمارے علمائے کرام اِس بات پر کمر بستہ ہوجائیں کہ ہم فرقہ پرستی اور گروہ بندی کی بجائے صرف اور صرف قرآن پاک کی تعلیم لوگوں کو اُن کی مقامی زبان میں پہنچانے کی سعی کریں گے تو کوئی وجہ نہیں کہ اُمت مسلمہ پھر سے ایک پرچم کے سائے تلے جمع ہوجائے۔

اِس آفاقی کلام سے فیضیاب ہونے کیلئے اُس کو سمجھنا اور اُس پر عمل کرنا ضروری ہے۔لہٰذا ضرورت اِس بات کی ہے کہ ہم قرآن پاک کو اُردو زبان میں خود بھی پڑھیں اور اپنے بچوں کو بھی پڑھائیں تا کہ ہم اور ہماری نوجوان نسل پیغام قرآن کو بآسانی سمجھ سکے۔اور اِس پر عمل کر کے ایک اچھے معاشرہ کی تشکیل میں ممد ومعاون ثابت ہوسکیں۔

بندہ ناچیز نے گذشتہ 08 سالوں سے اپنی مدد آپ کے تحت، چند ہم خیال رضا کار ساتھیوں کے تعاون سے، تعلیم قرآن کو مقامی (اُردو) زبان میں عام کرنے کا سلسلہ شروع کر رکھا ہے۔ہم نے گذشتہ آٹھ سالوں کے دوران آزاد کشمیر اور پاکستان کے تقریباً 18 اِضلاع کے سرکاری اور نجی تعلیمی اِدارہ جات کے علاوہ دینی مدارس حتیٰ کہ گلی محلہ کی سطح پر بھی قرآن پاک کو اُردو زبان میں پڑھانے کی اپنے تئیں کوشش کی ہے جس کے نتیجہ میں اب تک ہزاروں طلباء وطالبات اِس قرآن پاک کے اُردو ترجمہ سے فیض یاب ہوچکے ہیں۔تاہم ہماری تمام تر کاوشوں کے باجود ملکی آبادی کے تناسب سے یہ تعداد بالکل نہ ہونے کے برابر ہے۔اور اِس کام کیلئے ہمیں آپ کی مذہبی اور اِخلاقی معاونت درکار ہے۔اور یہ محض مولویوں کا کام نہیں۔ بلکہ والدین، اُساتذہ اور علمائے کرام سب کو اِس کیلئے مِل کر کوشش کرنا ہوگی۔اور اِسی سے ہمارے تمام تر معاشرتی مسائل کا حل ممکن ہے۔

زیر نظر کتابچہ/ رپورٹ میں ہمارا تعارف اور ہماری گذشتہ سالوں کی تفصیلی کارکردگی رپورٹ دی گئی ہے۔آپ سے درخواست ہے کہ آپ کم از کم ایک بار اِس کتابچہ کا مطالعہ ضرور کریں اور اگر آپ ہماری سوچ سے متفق ہوجاتے ہیں تو ہمارے ساتھ مل کر تعلیمات اور پیغام قرآن کو عام کرنے میں ہماری مدد کریں۔اور اِس مشن کو بہتر سے بہتر انداز میں چلانے میں اپنی قیمتی آراء، مشوروں اور تجاویز سے مستفید فرمائیں۔

یہی ہے آرزو کہ تعلیم قرآں عام ہوجائے　　　ہر پرچم سے اُونچا پرچم اِسلام ہوجائے

آخر میں اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہماری اِس کوشش، جُستجو اور محنت کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے اور ہم سب کو قرآن پڑھنے، پڑھ کر سمجھنے اور اُس پر عمل کرنے کی ہمت وتوفیق عطا فرمائے۔(آمین)

CamScanner

مضمونِ خاص

معزز قارئین یہ ایک اٹل حقیقت ہے کہ اگر انسان کو اپنے ساتھ پیش آنے والے نقصانات اور تکالیف کا پہلے سے علم ہو جائے اور اِن نقصانات اور تکالیف سے بچنے اور محفوظ رہنے کے طریقے بھی اُسے معلوم ہو جائیں تو کوئی شخص ایسا نہیں ہوگا جو اپنی پوری کوشش کے ساتھ اِن نقصانات اور تکالیف سے بچنے کی جدوجہد نہ کرے گا۔ یاد رکھیں قرآن کریم بھی اِن ہی علوم کا سچائی پر مبنی مجموعہ ہے جس میں پوری نسل آدم کو دنیا میں امن اور دِلی سکون حاصل کرنے اور آخرت کے دائمی نقصانات اور تکالیف سے بچنے اور محفوظ رہنے کے علوم اور طریقے بتائے گئے ہیں اور ساتھ ہی دُنیا میں امن قائم رکھنے اور آخرت میں من پسند پُرعیش زندگی پانے کے علوم سے آگاہ کیا گیا ہے اور اِسی قرآن میں کائنات کی اِبتداء اور اِنتہا کا ذکر سائنسی تفصیلات کے ساتھ بیان کیا گیا ہے اور اِنسان کو اِس کی پیدائش کے مقصد سے آگاہ کیا گیا ہے اور بتایا گیا ہے کہ اِنسان کی روحانی اور مادی زندگی کب اور کیسے پیدا کی گئی اور اِس کی آخری منزل کونسی ہے۔ نیز اِنسان کی زندگی کے ہر اچھے بُرے مرحلے کو پوری تفصیل کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔ مگر افسوس ہے اِن لوگوں پر جنہوں نے کبھی قرآن حکیم کو اِن علوم کا مجموعہ نہیں سمجھا جو اِنہیں عذابوں سے بچنے کے علوم اور طریقے پیشگی بتاتا ہے۔ جن میں مبتلا ہونے والا شخص کبھی نجات نہیں پائے گا اور اِن علوم کا خزانہ نہیں سمجھا جن کو جان کر بندہ اپنے لیے ایسے زندگی پانے کا سامان کرسکتا ہے جس میں اُسے ہر وہ راحت اور عیش ملے گی جس کی وہ تمنا کرے گا اور ہمیشہ ایسی ہی راحتوں اور عیشوں میں رہے گا۔ لہذا اگر سب لوگ قرآن کریم کو اِن علوم کا مجموعہ اور خزانہ سمجھتے تو کبھی بھی فقط عربی الفاظ ادا کرنے کی محنت و مشقت تک محدود نہ رہتے۔ قرآن کو فوری طور پر اپنی زبان میں سمجھنے کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ اِس کے نازل ہونے کا مقصد ہی تمام جہانوں کو خبردار کرنا ہے۔ دلیل کے طور پر قرآن مجید کی اِس آیت کا ترجمہ ملاحظہ فرمائیں۔

''نہایت ہی بابرکت ہے وہ اللہ جس نے یہ قرآن (حق اور باطل میں فرق کرنے والا مجموعہ) اپنے بندے ﷺ پر نازل کیا تاکہ سارے جہان والوں کیلئے خبردار کرنے والا ہو۔''

(الفرقان۔ آیت نمبر 2)

مشاہدے اور تجربہ میں ہے کہ جو لوگ برس ہا برس سے قرآن مجید کو بغیر سمجھے ہوئے پڑھ رہے ہیں اور محض عربی الفاظ پڑھنے کی مشق تک محدود ہیں اُن پر کبھی وہ کیفیت طاری نہیں ہوتی جو قرآن کو سمجھ کر پڑھنے والوں کی کیفیت خود

CamScanner

اللہ تعالیٰ بیان کرتا ہے۔ اِرشادِ باری تعالیٰ ہے:

''اللہ نے بہترین کلام اُتارا ہے ایک ایسی کتاب جس کے تمام اجزاء ہم رنگ ہیں اور جس میں بار بار مضامین دھرائے گئے ہیں۔ اِسے سُن کر اُن لوگوں کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں جو اپنے رب سے ڈرتے ہیں اور پھر اُن کے جسم اور اُن کے دِل نرم ہو کر اللہ کے ذکر کی طرف راغب ہو جاتے ہیں۔''

(الزمر۔ آیت نمبر 23)

قرآن تو ساری اقوام کیلئے ہدایت اور نصیحت کے طور پر نازل کیا گیا ہے لیکن ہے عربی زبان میں۔ لہٰذا ہر قوم کو اِس کی زبان میں ترجمہ شدہ قرآن دینا اور خود اپنی زبان میں ترجمہ شدہ قرآن پڑھنا اللہ تعالیٰ کے قانون کے عین مطابق ہے۔ اِرشاد ربانی ہے:

''اور ہم نے اپنا پیغام دینے کیلئے جب کبھی کوئی رسول بھیجا ہے اس نے اپنی قوم ہی کی زبان میں پیغام دیا ہے تاکہ وہ انہیں اچھی طرح کھول کھول کر سمجھائے۔'' (ابراہیم۔ آیت نمبر 4)

اللہ تعالیٰ نے اِنسان کو دُنیا میں اپنا نائب بنا کر بھیجا تھا جس کے ذمہ تھا کہ خود بھی اچھے کام کرے اور اور دوسروں کو بھی بھلائی کا حکم دے۔ افسوس ہم اللہ کے احکامات کو بھول کر دُنیاوی آسائشوں کے پیچھے پڑے ہوئے ہیں۔ آج ہر شخص حرص و ہوس اور دولت کے لالچ میں اندھا ہو رہا ہے۔ آج سارے کام احکامِ خداوندی سے ہٹ کر ہو رہے ہیں۔ یہ صرف کتاب اللہ سے دوری کی وجہ سے ہے۔ چونکہ یہ قرآن عربی میں نازل ہوا ہے اِس لیے کافی لوگ جو عربی نہیں سمجھتے وہ اِن تمام باتوں سے تب ہی راہنمائی حاصل کر سکتے ہیں جب وہ اِس کا ترجمہ پڑھیں گے۔ قرآن پاک کو صرف عربی میں پڑھ لینے سے اِس کا مقصد پورا نہیں ہوتا۔ آج ہم نے قرآن کو محض ایک کتاب سمجھ کر الماریوں کی زینت بنا دیا ہے۔ اِس کو پڑھنے اور سمجھنے کی کوشش نہیں کی۔ آج اِنسان دنیاوی علوم حاصل کرنے میں اِتنا محو ہے کہ اِس کی سوچ قرآن فہمی کی طرف اُٹھتی ہی نہیں۔ اِس طرح قرآنی علوم سے بے بہرہ رہنا اِنتہائی بدقسمتی کی بات ہے۔ یہ بالکل اِسی طرح ہے کہ ہر چیز کا خزانہ پاس ہونے کے باوجود اِنسان اُس سے فائدہ نہ اُٹھائے۔ قرآن تو تمام جہانوں کے واسطے ایک نصیحت ہے۔ اِس نصیحت پر تب ہی عمل ہو سکتا ہے جب ہمیں اِس کے مطلب کا پتہ ہو گا۔ اِس لیے بہت ضروری ہے کہ قرآن کو ترجمہ سے پڑھا جائے اور اِس پر غور کیا جائے۔ اِس کے معنی و مطالب کو سمجھنے کی کوشش کی جائے۔ قرآن پاک میں اِرشاد پاک ہے:

''اور بے شک ہم نے قرآن سمجھنے کیلئے آسان کر دیا ہے۔ پس کیا ہے کوئی نصیحت حاصل کرنے

والا؟''(سورۃ القمر۔آیت نمبر 17)

آج پوری دُنیا میں غیر عرب اقوام قرآن مجید کے تراجم سے ہی ہدایت پا کر ایمان اور عمل صالح کا راستہ اختیار کر رہی ہیں اور بڑی تیزی کے ساتھ قرآن کا پیغام پھیل رہا ہے جبکہ ہمارے معاشرے میں جس میں اسلام اور قرآن کے بڑے بڑے دعویدار تو موجود ہیں مگر بدقسمتی سے لوگ قرآنی علوم سے ناواقف ہیں۔بس سُنی سُنائی باتیں ہیں۔قرآن کے الفاظ کو بغیر سمجھے پڑھنے کی ایک جذباتی مشق ہے جس کی وجہ سے لوگوں کے اندر وہ قرآنی سوچ پیدا نہیں ہو رہی جس کا قرآن خود اپنے پڑھنے والوں سے مطالبہ کرتا ہے۔قرآن میں اِرشاد پاک ہے:

''یہ ایک بڑی برکت والی کتاب ہے جو (اے نبی ﷺ) ہم نے تمہاری طرف نازل کی ہے تاکہ لوگ اس کی آیات پر غور کریں اور عقل وفکر رکھنے والے اُس سے نصیحت حاصل کریں۔''

(سورۃ ص۔آیت نمبر 29)

معزز قارئین جو لوگ دُوسرے ممالک سے ہو کر آئے ہیں اُن سے اکثر آپ نے یہ سُنا ہو گا کہ فلاں ملک کا قانون بہت اچھا ہے۔وہاں کی حکومت اِنصاف کرنے والی ہے۔وہاں کے لوگ دھوکہ نہیں کرتے۔بڑے بزرگوں کی عزت کرتے ہیں، اُن کا خیال رکھتے ہیں، دیکھ بھال کرتے ہیں۔کتنے شرم کی بات ہے کہ جو اوصاف ہم مسلمانوں میں ہونے چاہئیں تھے وہ غیر مذہب اقوام نے اپنائے ہوئے ہیں۔یہ تمام اوصاف تو قرآن میں موجود ہیں۔اللہ تعالیٰ نے اور ہمارے نبی ﷺ نے اُن پر عمل کرنے کا حکم بھی ہمیں دِیا ہے۔آج غیر اقوام نے اللہ کے اِس حکم کو پڑھا اور اُس پر عمل کیا، اپنایا اور دِن بدن ترقی کی جانب اور خوشحالی کی جانب بڑھ رہے ہیں اور ہم نے قرآن کو چھوڑا تو دیکھ لیں آج پوری دُنیا میں مسلمان زبوحالی کا شکار ہیں۔آج قرآن پاک ہم صرف ثواب کمانے کی غرض سے پڑھتے ہیں جبکہ یہ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے۔قرآن کو سمجھ کر پڑھنا اور اُس پر عمل کرنا ضروری تھا تاکہ اللہ تعالیٰ ہم سے خوش ہوتا اور ہم پر اپنی کرم نوازی کرتا اور ہم کو دُنیا اور آخرت دونوں کا فائدہ ملتا۔

آج سے چودہ سو سال پہلے ہمارے پیارے نبی ﷺ نے ہمیں قرآن کے مطابق اپنی زندگی کو گذارنے کا حکم دیا تھا۔یہ قرآن ہماری ہی بھلائی کیلئے بھیجا گیا ہے۔قرآن پاک میں اِرشاد پاک ہے:

''لوگو! ہم نے تمہاری طرف ایک ایسی کتاب بھیجی ہے جس میں تمہارا ہی ذکر ہے، کیا تم عقل سے کام نہیں لیتے؟''

(سورۃ انبیاء۔آیت نمبر 10)

CamScanner

آج ہمیں دوسروں کے بھلے کام تو نظر آتے ہیں لیکن اپنی اِصلاح کی کوشش نہیں کرتے۔ آج پوری دُنیا میں ہم مسلمان خاص طور پر بدنام ہو رہے ہیں۔ لوگ ہماری عزت نہیں کرتے، ہم پر اعتماد نہیں کرتے، ہمیں شک کی نظر سے دیکھتے ہیں۔ کیونکہ ہم میں سے اکثر دھوکہ کرتے ہیں، وعدہ خلافی کو معمولی سمجھا جاتا ہے، جھوٹ بولنے کو گناہ نہیں سمجھتے، ہر چیز میں ملاوٹ کر کے زیادہ کمانے میں مصروف ہیں، رشوت عام سی بات ہے، بے ایمانی اور بے حیائی عام ہے، چوری ڈکیتی ہمارا وطیرہ ہے، حلال اور حرام میں کوئی اِمتیاز نہیں کرتے، اپنی ڈیوٹیوں پر لیٹ آتے ہیں، اپنا کام پورا نہیں کرتے پھر بھی اِس کمائی کو اپنے لیے عین رزق حلال سمجھتے ہیں۔ بجلی کی چوری تو عام سی بات ہے۔ غرض کون سی برائی ہے جو آج ہم میں نہیں۔ گزشتہ قومیں جن برائیوں کی وجہ سے اللہ کے عذاب میں مبتلا ہوئیں ہم میں وہ تمام برائیاں موجود ہیں۔ ہم کم تول کر قوم شعیب کے پیروکاروں میں شامل ہیں اور قوم لوط کی برائیاں بھی ہم میں موجود ہیں۔ صرف یہی نہیں بلکہ جو برائیاں پچھلی قوموں میں نہیں پائی جاتی تھیں آج ہم میں وہ بھی موجود ہیں۔ عملاً مردہ اِنسانوں کا گوشت کھایا اور کھلایا جاتا ہے، اِنسانی لاشیں تک زنا سے محفوظ نہیں۔ یہی وجہ ہے کہ مسلمان نہ صرف اِخلاقی گراوٹ کا شکار ہیں بلکہ معاشی طور پر بھی بدحال ہیں۔ اور ہم بڑے طمطراق سے کہہ دیتے ہیں کہ یہ سب امریکہ اور یہودیوں کی وجہ سے ہے۔ نہیں میرے بھائی اِس میں امریکہ یا کسی یہودی کا کوئی قصور نہیں۔ کیا ہمیں کسی امریکی یا یہودی نے کہا یا مجبور کیا ہے کہ ہم کم تولیں؟ کھانے پینے کی چیزوں یا جان بچانے والی ادویات میں ملاوٹ کریں؟ اپنے ملک کی بجلی جو پہلے ہی ناکافی ہے چوری کریں؟ ایک دوسرے کی زمین جائیداد پر قبضہ کریں؟ رشوت لیں یا چوری کریں؟ مسجدوں سے جوتیاں چوری کریں؟ کیا ہم نے پانی کے کولروں کے ساتھ گلاس کسی امریکی یا یہودی کے خوف سے باندھے ہوئے ہیں؟ نہیں ہمیں کبھی ایسا کرنے کیلئے نہیں کہا گیا۔ بلکہ یہ سب ہماری اپنی غفلت اور قرآن پاک سے دُوری کا نتیجہ ہے اور ہماری نافرمانیوں کی وجہ سے یہ سب ایک عذاب کی شکل میں ہم پر مسلط کر دیا گیا ہے۔ اگر ہم نے قرآن کو سمجھا ہوتا اور احکام الٰہی پر عمل کیا ہوتا اور اپنے بچوں کی تربیت دُرست کی ہوتی تو آج ہمارے معاشرے کا یہ حال ہرگز نہیں ہوتا۔ ہمارا معاشرہ بھی ایک پُرامن معاشرہ ہوتا جہاں حق و اِنصاف کا دور دورہ ہوتا۔

ہمارے آباء و اجداد نے یہ پاکستان بے شمار قربانیوں کے بعد حاصل کیا تھا۔ اُنہوں نے اپنے مال و جان کو قربان کیا، اپنے گھر سے بے گھر ہوئے۔ کیوں؟ صرف اِس لیے کہ کافروں کے ساتھ رہ کر ان کی غلامی میں دین کی آبیاری ممکن نہ تھی۔ اُنہوں نے سوچا تھا کہ ایک اپنا اِسلامی ملک ہوگا جہاں ہم اللہ اور اُس کے رسول کے فرمان کے مطابق اپنی زندگیاں گذاریں گے۔ امن، محبت، اُخوت اور آزادی سے رہیں گے۔ اللہ اور اُس کے رسول کی پاسداری ہوگی، ہماری عزتیں

محفوظ ہونگی۔۔۔۔۔لیکن آج کے حالات دیکھ کر پتہ چلتا ہے کہ ہم نے اپنے فرائض سے غفلت برتی، اپنے بڑوں کی قربانیوں کی قدر نہیں کی، اپنے اللہ کی نافرمانی کی، ہم نے اللہ کے احکام کو صحیح طریقے سے نہیں سمجھا اور اللہ کے حکم کو نافذ نہ کرنے کی وجہ سے آج ہم خوار ہو رہے ہیں۔

ہمارے مدرسوں میں، مساجد میں اور سکول و کالجز میں اعلیٰ اور معیاری تعلیم کا سلسلہ بھی جاری ہے لیکن ہمارے حالات جوں کے توں ہیں۔ اگر کسی تاجر کا کوئی سامان فروخت نہیں ہوتا تو وہ اُسے تبدیل کر دیتا ہے اور دُوسری اشیاء فروخت کرنا شروع کر دیتا ہے۔ لیکن ہمارا ملک تباہی کے دہانے پر آ پہنچا ہے مگر ہمارے علماء اور دانشوروں نے ابھی تک غور نہیں کیا کہ ہماری تربیت میں کیا نقائص ہیں تا کہ اُنہیں دور کیا جائے۔ ہمارے اِن ہی تعلیمی مکاتب سے فارغ التحصیل افراد کی مہربانی کی بدولت آج ملک قرضے میں ڈوبا ہوا ہے، ملک کا بچہ بچہ مقروض ہے۔ اِن پڑھے لکھے افراد نے اپنے ہی ملک کا پیسہ لُوٹا اور بیرون ملک اپنی عیاشیوں کیلئے جمع کر لیا۔ ہمارے اِن ہی تعلیمی اِداروں سے تعلیم یافتہ افراد اعلیٰ سرکاری عہدوں پر فائز ہوتے ہیں۔ وہ کام نہ کرنے کی تنخواہ اور کام کرنے کی رشوت لیتے ہیں بلکہ اب تو بات اِس سے بھی آگے بڑھ چکی ہے، رِشوت لے کر بھی کام نہیں کیا جاتا۔ ایسے افسران سرکاری اِملاک کو اپنی ملکیت سمجھتے ہیں، سرکاری گاڑیوں پر اپنے جائز و ناجائز کام کر رہے ہیں۔ اور اعلیٰ پوسٹوں پر اپنے بیٹوں، بھتیجوں اور عزیز و اقارب کو بھرتی کروا رہے ہیں جبکہ نچلے درجے سے تعلق رکھنے والے تعلیم یافتہ افراد آئے روز حالات سے تنگ آ کر خودکشیاں کر رہے ہیں۔ لوگ اپنے جسمانی اعضاء حتیٰ کہ اپنے بچوں اور عصمت تک کو فروخت کرنے پر مجبور ہو چکے ہیں۔ تھانہ کچہری سے اِنصاف کی اُمید ہی فضول ہے اور سالہا سال کی ذلت اور خواری ہے۔ فوری اِنصاف کی بات تو یہاں تک آ پہنچی ہے کہ ہماری اعلیٰ عدالتوں کی جانب سے بھی بے شمار مقدمات میں اِلزامات ثابت نہ ہونے کی بناء پر ملزمان کو باعزت بری قرار دیا جا چکا ہے جبکہ اُن ملزمان کو مرے ہوئے بھی کئی سال بیت چکے تھے۔ آج سو روپے میں گواہی عام مل جاتی ہے۔ سکول آتے جاتے بچے سڑکوں سے اور نومولود ہسپتالوں سے اغواء ہونا شروع ہو گئے ہیں۔ ایک ریڑھی والے اور مزدور سے لیکر ایک صنعت کار اور تاجر تک، ایک اعلیٰ افسر سے لیکر اُس کے چپڑاسی تک ہر کوئی لُوٹ کھسوٹ اور دھوکہ دہی سے لوٹنے کی کوشش کر رہا ہے۔ قتل و غارت، دہشت گردی جیسے واقعات روزمرہ کا معمول بن چکے ہیں۔ جھوٹ کو بطور فیشن اپنا لیا گیا ہے۔ ہماری آج کی نوجوان نسل کمپیوٹر اور اِنٹرنیٹ سے بجائے فائدہ اُٹھانے کے اِخلاقیات کی دھجیاں بکھیرتی نظر آتی ہے۔ کیونکہ آج تعلیم کو محض معاشی مستقبل اور پیسہ کمانے کا زینہ سمجھا جانے لگا ہے۔ اِن لوگوں نے ڈگریاں لی ہیں تو صرف سرکاری ملازمت کے حصول کیلئے

کیونکہ انہیں صرف مال کمانا مقصود تھا۔ سرکاری ملازمت کو ترجیح اِس لیے دی جاتی ہے کہ یہاں کام اور محنت کم کرنی پڑتی ہے جبکہ آمدن کے ذرائع بے شمار ہوتے ہیں۔

ہماری قوم کام نہیں کرنا چاہتی۔ محنت کر کے حلال کھانے کو ٹھیک نہیں سمجھتی۔ حرص و ہوس میں مبتلاء ہے۔ ہر شخص کا مطمع نظر صرف یہ ہے کہ پیسہ آنا چاہئے چاہے جس بھی ذریعے سے آئے اُنہیں کوئی فرق نہیں پڑتا۔ آج بے اِنصافی کا دور دورہ ہے۔ کسی کی عزت، جان و مال محفوظ نہیں۔ آج ایک شریف آدمی کو اپنے جائز کام کروانے کیلئے ایک تگڑی سفارش اور موٹی رقم کی ضرورت ہوتی ہے جبکہ ناجائز کام سفارش سے منٹوں میں ہوجاتے ہیں۔ یہ تمام برائیاں آج عام ہیں۔ ہمارا روزانہ کی بنیاد پر اُن سے آمنا سامنا رہتا ہے۔ اِس کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ اِن لوگوں نے کبھی اللہ کے حکم کو اپنی زبان میں نہیں پڑھا اور نہ سمجھنے کی کوشش کی ہے۔ اگر یہ سب لوگ اُسے اُردو زبان میں پڑھتے تو کچھ نہ کچھ خُدا کا خوف دِل میں ضرور پیدا ہوتا۔ آج غیر مذہب ممالک کے بچوں میں ہمیں اچھائیاں اور خوبیاں اِس لیے نظر آرہی ہیں کہ اِن قوموں نے اپنے بچوں کی تربیت ہی اچھائی سے کی ہے۔ اِس لیے آج وہ بے فکر ہیں۔ اُنھوں نے بچپن میں ہی اُنہیں عدل و اِنصاف کا، اچھائی کا، جھوٹ نہ بولنے کا اور محنت کرنے کا درس دیا ہے اور آج وہ سکھی ہیں۔ معاشرہ تب ہی دُرست ہوسکتا ہے جب ہر شخص اپنا کام ایمانداری سے کرے گا۔ آج سے 70 سال پہلے ہم نے اپنے مکاتب سے جو دینی، دنیاوی تعلیم کا سلسلہ شروع کیا تھا آج اُس کا رزلٹ ہمارے سامنے ہے۔ اُس کے ذمہ دار ہم سب ہیں۔ سورۃ رعد میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ کسی بھی قوم کی حالت کو وہ نہیں بدلتا جب تک وہ قوم خود اُس کی کوشش و جستجو نہ کرے۔

ایک فوجی ایک عام آدمی سے مختلف ہوتا ہے، وہ منظم ہوتا ہے، مستعد ہوتا ہے۔ اُس فوجی میں اور ایک عام آدمی میں فرق کی وجہ فوج کی وہ پُر مشقت ٹریننگ ہوتی ہے، اُسے سکھایا جاتا ہے۔ اِسی سبب سے وہ دوسروں سے ممتاز ہوتا ہے۔ ہمارے معاشرے میں موجود اِن برائیوں کا سبب ہماری ناقص ٹریننگ ہی ہے۔ آج ہماری سڑکیں جام، ہمارے بازاروں میں بھیڑ ہی بھیڑ، بینکوں میں لائین پر لائین، ہمارے کھیل کے میدان کھچا کھچ بھرے ہوئے۔۔۔۔ لیکن مساجد خالی؟ اِس کی یہی وجہ ہے کہ ہم نے بچپن میں اپنی اولاد کو صحیح ٹریننگ نہیں دی۔ نہ تو خود صبح اُٹھ کر کبھی نماز پڑھی اور نہ ہی اپنے بچوں اور گھر والوں کو جلد اُٹھنے اور نماز ادا کرنے کی تربیت کی۔ نہ تو خود قرآن ترجمہ سے کبھی پڑھا اور نہ اپنے اہل وعیال کو اِس کی ترغیب دلائی۔

ہم نماز اور قرآن ٹیسٹ کے سلسلے میں سینکڑوں مدرسوں اور تعلیمی اِداروں تک گئے۔ کئی مدرسوں اور سکولوں میں

CamScanner

ہمیں ایسے کئی نوجوان طلبہ وطالبات ملے جنہیں نماز کا ترجمہ تو کجا عربی میں نماز تک نہیں آتی تھی۔ ایسے ہی نوجوانوں کیلیئے علامہ محمد اقبالؒ نے فرمایا تھا:

مجھ کو بھی پڑھ کتاب ہوں، مضمونِ خاص ہوں میں
مانا تیرے نصاب میں شامل نہیں ہوں میں

موجودہ حالات میں ضرورت اِس امر کی ہے کہ ہم اپنے بچوں کی تربیت کو بہتر کرنے کا سوچیں، اپنی خامیوں کو تلاش کریں اور اُن کا تدارک کریں جس کا واحد حل قرآن پاک کو ترجمہ کے ساتھ پڑھنے میں ہے۔ اِرشادِ باری تعالیٰ ہے:

''یہ قرآن وہ رستہ دِکھاتا ہے جو سب سے سیدھا ہے اور مومنوں کو جو نیک عمل کرتے ہیں بشارت دیتا ہے کہ اُن کیلیئے اجرِ عظیم ہے۔'' (بنی اِسرائی۔آیت نمبر 9)

قرآن ایک مکمل ضابطہ حیات ہے جس کی تعمیل تمام روحانی، جسمانی، اِخلاقی اور سیاسی بلندیوں تک پہنچانے کی ضامن ہے لیکن آج مسلمان ہر لحاظ سے پست، ضعیف اور اپنی بقا کیلیئے غیروں کے دست نگر ہیں۔ کیا آپ نے کبھی سوچا کہ ایسا کیوں ہے؟ اِس کا جواب یہ ہے کہ ہمارے قائدین مفکر نے آج تک پورا قرآن قوم کے سامنے پیش ہی نہیں کیا۔ اُنھوں نے اِسلام کے بنیادی پانچ ارکان پر آ کر بات ختم کردی ہے۔ ہمارے قائدین مفکر نے اُن پر ہی اِتنے فضائل بیان کیے، لٹریچر تصنیف کیے، اِتنے وعظ کیے کہ ساری قوم باقی سارے قرآن سے غافل ہوگئی اور کسی کو یاد ہی نہ رہا کہ قرآن میں قومی زندگی، رہن سہن، تسخیر کائنات اور حصولِ قوت وعظمت کے گُر بھی درج تھے۔ پھر ستم یہ کہ قرآن کی جو آیات ہمارے عمل کے واسطے تھیں انہیں آسیب، بھوت پریت اور جنات کو قابو کرنے اور اُنہیں نکالنے کیلیئے اِستعمال کیا جانے لگا۔ جن آیات سے تسخیر کائنات کا سبق ملتا تھا اُنہیں تسخیر محبوب کا تعویذ بنا ڈالا۔ جن آیات میں بقاء و دوام کی روح افروز تفاصیل درج تھیں اُنہیں سانپ اور بھڑ پڑھنے کا منتر سمجھ لیا۔ بتائیے جس کتابِ عظیم کی عملی تعلیمات کا یہ حال کردیا گیا ہو وہ قوم کو عظیم تر بلندیوں تک کیونکر پہنچائے گی۔ قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

''کیا لوگ یہ خیال کیے ہوئے ہیں کہ (صرف) یہ کہنے سے کہ ہم ایمان لے آئے چھوڑ دیئے جائیں گے اور اِن کی آزمائش نہیں کی جائیگی۔ اور جو لوگ اُن سے پہلے ہو چکے ہیں ہم نے اُن کو بھی آزمایا تھا (اور اِن کو بھی آزمائیں گے) سو اللہ اُن کو ضرور معلوم کرے گا جو (اپنے ایمان میں) سچے ہیں اور اُن کو بھی جو جھوٹے ہیں۔'' (العنکبوت۔آیت نمبر 2 و 3)

قرآن میں ان قوموں کی تفصیل موجود ہے جنہوں نے اللہ تعالیٰ کے احکامات سے اِنکار کیا تو اللہ نے انہیں

تباہ و برباد کر دیا۔ بعض قوموں کو مختلف قسم کے عذابوں سے دو چار کیا گیا۔ عذاب کیا ہے؟ عذاب خوف کی علامت ہے، دکھ تکلیف پریشانی عذاب کا دُوسرا نام ہے۔ جان و مال کے ضیاع کا نام عذاب ہے۔ آج ہم اپنے انہی اعمال کی بدولت ایک طرح سے عذاب الٰہی کا شکار ہو چکے ہیں۔ اگرچہ ہم اِس بات کو محسوس نہیں کرتے۔ آج ہر شخص نفسا نفسی کا شکار ہے۔ ہم ایک نہیں کئی طرح کے عذابوں سے دو چار ہیں، جن میں دہشت گردی، لوڈ شیڈنگ، بارشوں کی قلت، مہنگائی، فرقہ واریت، زلزلے، سیلاب، قتل و غارت گری اور ملکی سرحدوں پر دشمن کی بلا سبب دخل اندازی۔ یہ سب عذاب ہی کی اقسام ہیں جن سے ہم سب دو چار ہیں۔ اِن سب پریشانیوں سے بچنے کا واحد حل قرآن وسنت پر عمل کرنا ہی ہے۔ آج لوگ اپنی کم علمی کی بدولت مختلف فرقوں اور گروہوں میں تقسیم ہو چکے ہیں اور آپس میں جھگڑے اور فساد جنم لے رہے ہیں۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ نے فرقہ واریت کی سختی سے ممانعت فرمائی ہے۔ اِرشادِ پاک ہے:

''کہیں تم اِن لوگوں کی طرح نہ ہو جانا جو فرقوں میں بٹ گئے اور کھلی کھلی واضح ہدایات پانے کے بعد پھر اِختلافات میں مبتلا ہوئے۔ جنہوں نے یہ روش اِختیار کی وہ اُس روز سخت سزا پائیں گے۔''

(آل عمران۔ آیت نمبر 103 تا 105)

اگر آج ہم فرقہ واریت کا شکار نہ ہوتے تو آج طالبان کا وجود تک نہ ہوتا۔ اللہ تعالیٰ نے ہمارا نام صرف اور صرف مسلمان رکھا تھا۔ ہم اپنی کم علمی کی وجہ سے فیصلہ نہیں کر سکتے کہ کیا صحیح ہے اور کیا غلط۔

جب ہم اللہ کے گھر جاتے ہیں، روضہ رسول ﷺ پر حاضری دیتے ہیں تو ہماری آنکھیں اشکبار اِس لیے ہو جاتی ہیں کہ ہمیں اپنے اعمال پر ندامت ہوتی ہے۔ ہمارے برے اعمال ہمارے سامنے آجاتے ہیں اور ہم اِن پر شرمندگی محسوس کرتے ہیں اور اپنے اللہ اور رسول ﷺ سے اپنے گناہوں کی معافی مانگتے ہیں۔ ذرا سوچیئے اگر ہم نے احکامِ خداوندی پر عمل نہ کیا تو بروزِ قیامت جب اللہ اور اُس کے رسول کے سامنے پیش ہونگے اُس وقت ہماری کیا حالت ہوگی؟ اُس شرمندگی سے بچنے کیلئے ہمیں اللہ کے تجویز کردہ راستے پر ہی چلنا ہوگا ورنہ بروزِ محشر ہمارے آقا یہ فرمائیں گے۔ قرآن میں اللہ فرماتے ہیں:

''اور پیغمبر فرمائیں گے کہ اے میرے رب یقیناً میری قوم کے لوگوں نے اس قرآن کو چھوڑ رکھا تھا۔''

(الفرقان۔ آیت نمبر 29)

بعض دانشوروں نے ہمیں اِس فریب میں مبتلا کر رکھا ہے کہ پیارے حبیب ﷺ کی پیاری اُمت اللہ کو اتنی پیاری ہے کہ وہ لاکھ خرمستیاں کر لے، شراب پیئے، جواء کھیلے، غرباء کا حق کھائے، رشوت لے، جھوٹ بولے، ماں باپ کی

گستاخی کرے، اُساتذہ کا احترام نہ کرے، بے حیائی کے کام کرے، اللہ بڑا ارحم الراحمین ہے وہ اپنے حبیب کے صدقے ہمیشہ اسے معاف ہی کرتا چلا جائے گا۔ کاش ان لوگوں نے قرآن کو ترجمہ کے ساتھ پڑھا ہوتا، ماضی کی اقوام کے عبرت انگیز حالات پڑھے ہوتے تو اُنہیں اللہ کی عادت سے کچھ نہ کچھ آگاہی ضرور ہوتی۔ قرآن میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

''کیا اُنہوں نے نہیں دیکھا کہ ہم نے ان سے پہلے کتنی امتوں کو ہلاک کردیا جن کے پاؤں ملک میں ایسے جما دیئے تھے کہ تمہارے پاؤں بھی ایسے نہیں جمائے اور اُن پر آسمان سے لگاتار مینہ برسایا اور نہریں بنادیں جو ان کے (مکانوں کے) نیچے بہہ رہی تھیں، پھر ان کو ان کے گناہوں کے سبب ہلاک کردیا اور ان کے بعد اور امتیں پیدا کردیں۔''

(الانعام۔آیت نمبر 6)

بدکار قوم کو مٹا دینا اللہ کی قدیم سُنت ہے، مشیت ایزدی کی یہ چکیاں بے پناہ تندی سے چل رہی ہیں جو قوم اُن کی لپیٹ میں آجاتی ہے وہ میدے کی طرح پس جاتی ہے۔

اکثر طور پر ہم اپنے فرائض سے پیچھا چھڑا لیتے ہیں، اپنی کوشش نہیں کرتے اور کہتے ہیں کہ یہ حکومت کی ذمہ داری ہے۔ حالانکہ حکومت عوام کا منتخب کردہ ایک اِدارہ ہے جو 20 کروڑ عوام سے ٹیکس کی صورت میں پیسے لیکر عوام کی فلاح و بہبود پر خرچ کرتا ہے۔ ہر فرد حکومت کا ہی ایک حصّہ ہوتا ہے۔ ہمارے انہی ٹیکس کے پیسوں سے یہ اِدارہ کچھ افراد کو معاوضہ جو کہ تنخواہ کی شکل میں ہوتا ہے، دیتا ہے تاکہ ہمارے کام خوش اسلوبی سے ہوسکیں۔ اب یہ ان لوگوں کی ذمہ داری ہوتی ہے کہ اگر حکومت نے ان پر اعتماد کیا ہے تو وہ اپنا کام دیانتداری اور محنت سے کریں اور اِدارے کی توقعات پر پورا اُتریں۔ اپنے لئے اور اپنے بچوں کیلئے رِزق حلال کمانے کی کوشش کریں۔ قرآن کا ترجمہ نہ پڑھنے کی وجہ سے آج ہر طرف سے نقصان ہمارا ہی ہو رہا ہے۔ آج ملک کی جیلیں مجرموں سے بھری پڑی ہیں جو اپنی کم علمی کی وجہ سے جرائم کا مرتکب ہوتے ہیں اور جیل چلے جاتے ہیں اور اُن کے بیوی بچے دربدر کی ٹھوکریں کھاتے ہیں اور گورنمنٹ ہمارے ٹیکس کے پیسوں سے جیلوں میں اُن کو بھٹا کر کھلا رہی ہے۔ اگر اُن کی تربیت دُرست ہوتی تو آج وہ جیل میں نہ ہوتے بلکہ معاشرے کے مفید شہری بنتے۔ موجودہ مصائب کی بنیادی وجہ ہماری قوم میں اعلیٰ اِخلاقی اقدار کا نہ ہونا ہے جس کی تعلیم قرآن نے ہمیں دِی تھی۔ ہمارے بڑوں نے اس سے راہنمائی حاصل نہیں کی جس کے نتائج ہمیں بھگتنا پڑ رہے ہیں۔ کیا ہم اپنے بچوں کو ایسے معاشرے میں رہنے کیلئے کھلا چھوڑ دیں گے، ہر گز نہیں ہمیں اِصلاح کی کوشش کرنی ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

''تم میں سے ایک جماعت ہونی چاہیے جو لوگوں کو نیکی کا حکم دے اور برائی سے روکے اور یہی لوگ فلاح پانے

CamScanner

والے ہیں۔''(العمران۔آیت نمبر 104)

موجودہ وقت میں ان خرابیوں اور برائیوں کا واحد حل قرآن پاک کا اُردو ترجمہ پڑھنا اور اُس پر عمل کرنے سے ہی ہے۔ اِس کیلیئے ہم سب کو مل جل کر کام کرنا ہوگا۔ معاشرہ اگر بگڑتا ہے تو اُس کے ذمہ دار تین افراد ہیں۔۔۔ والدین، علماء کرام اور اُساتذہ کرام۔ کیونکہ یہ بگڑا ہوا معاشرہ انہی اِداروں سے گذر کر معاشرے میں زہر پھیلا رہے ہیں اور یہ سُدھرے گا بھی اِنہی تین افراد کی بدولت۔

سب سے پہلے والدین کی ذمہ داری ہے کہ بچوں کو بے شک اعلیٰ تعلیم دلوائیں مگر انہیں اچھا اِنسان بھی بنائیں۔ گھر پر ہی سہی انہیں قرآن کا ترجمہ پڑھنے کی ترغیب دیں تاکہ یہ اچھے اِنسان بنیں۔ یہ اچھے اِنسان بنیں گے تو والدین کیلیئے بھی دعائیں کریں گے تو اللہ اُن کی دعاؤں کو بھی سُنے گا کیونکہ بے عمل انسان کی دعا کو بھی شرفِ قبولیت نہیں ملتا۔

دوسرے نمبر پر اِس کی ذمہ داری آئمہ مساجد اور اُساتذہ کرام پر عائد ہوتی ہے۔ ہمارے مدرسوں میں عرصہ سے حفظ و تجوید کی تعلیم دی جارہی ہے جس کا خاطر خواہ اثر دیکھنے کو نہیں ملا۔ ہاں اِتنا ضرور ہے کہ طلباء عربی گرائمر کو اچھی طرح سمجھ سکتے ہیں جس کی بدولت عربی آیات کا ترجمہ خود کرنے کے قابل ہوجاتے ہیں۔ ہمارے بڑے بڑے علماء کرام نے عربی قرآن کے تراجم اردو زبان میں کئے ہوئے ہیں جو عام مل بھی جاتے ہیں۔ کوشش کریں کہ انہی سے اِستفادہ کریں اور اُن مترجمین کیلیئے بھی دُعا گو رہیں جنہوں نے ہمارے لیے بے پناہ محنت کی اور عربی قرآن پاک کا اُردو ترجمہ کیا۔ سب سے اہم ذمہ داری اساتذہ کرام کی ہے۔ قوم کی باگ ڈور انہیں کے ہاتھوں میں ہے۔ وہ اِن بچوں کو اپنی اولاد کی طرح سمجھیں۔ اگر آج اِن کی تربیت دُرست نہیں کریں گے تو کل یہ بچے وہی رویہ اپنائیں گے جو آج جاری ہے۔ بچوں کو اِس بات پر زور دیں کہ قرآن کو محض ثواب کی خاطر نہ پڑھیں بلکہ یہ پورا قرآن اللہ کا حکم ہے جس کو بجالانا ہم پر فرض ہے۔ بقول علامہ اقبالؒ

وہ زمانے میں معزز تھے مسلمان ہوکر
اور تم خوار ہوئے تارکِ قرآن ہوکر

(محمد اقبال خلیفہ)

حال مقیم برطانیہ

رابطہ نمبر: 0345-5454627

ali866099@gmail.com

CamScanner

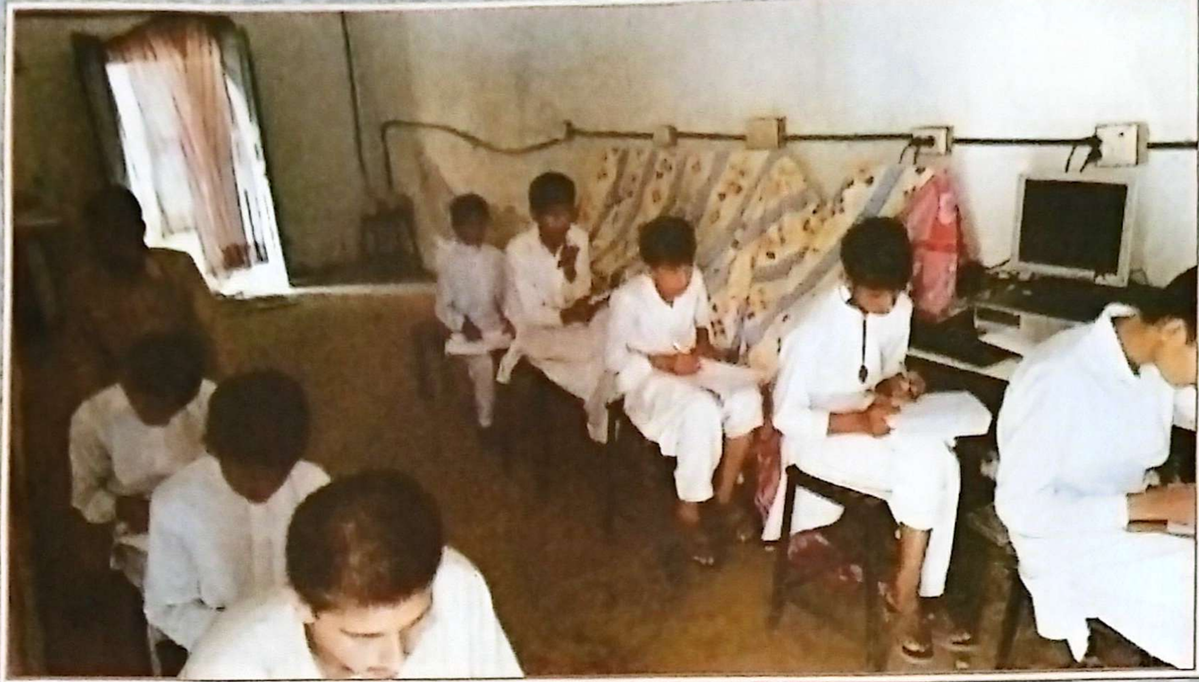

مدرسہ ضیاء القرآن اہلحدیث آواگت جڑانوالہ میں طلبہ قرآن کا ٹیسٹ دیتے ہوئے۔

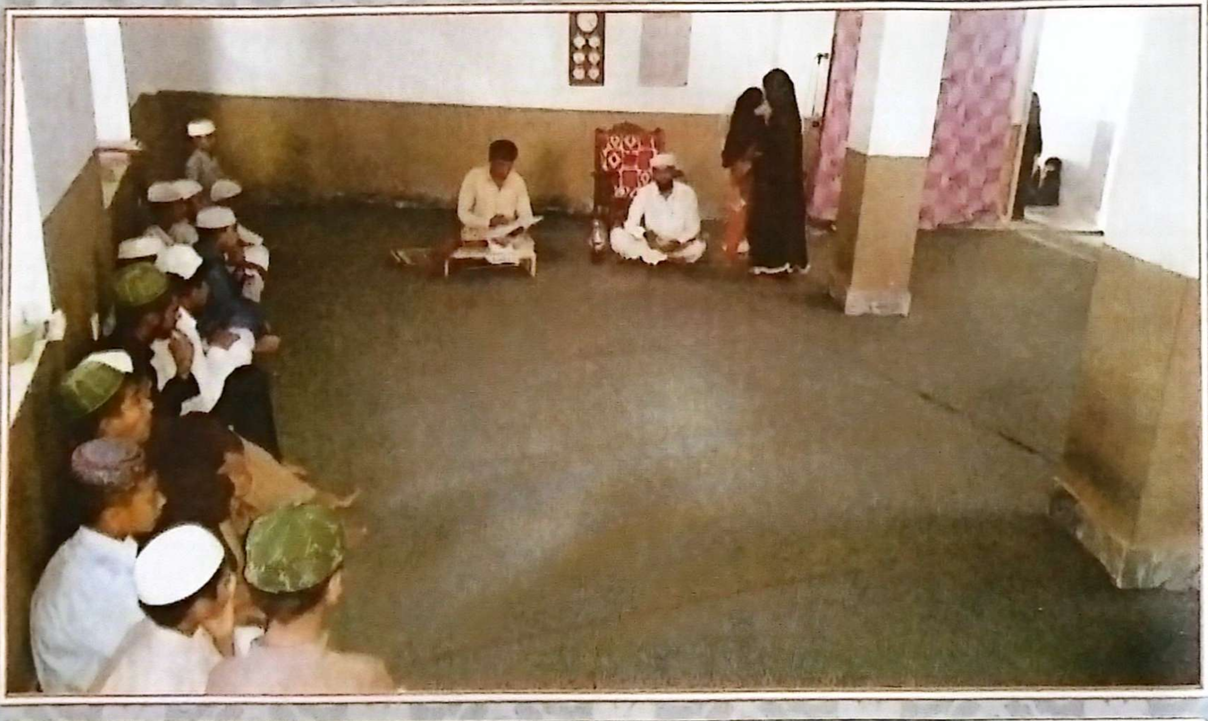

بیلہ محمد نگر جاتلاں مدرسہ میرپور آزاد کشمیر میں طلبہ نماز کے ٹیسٹ کے دوران۔

میرپور پبلک سکول، میرپور آزاد کشمیر کے بچے نماز ٹیسٹ کے بعد دُعائیہ پروگرام میں۔

بلال ماڈل پبلک سکول، گجرات کے طلبہ قرآن ٹیسٹ دے رہے ہیں۔

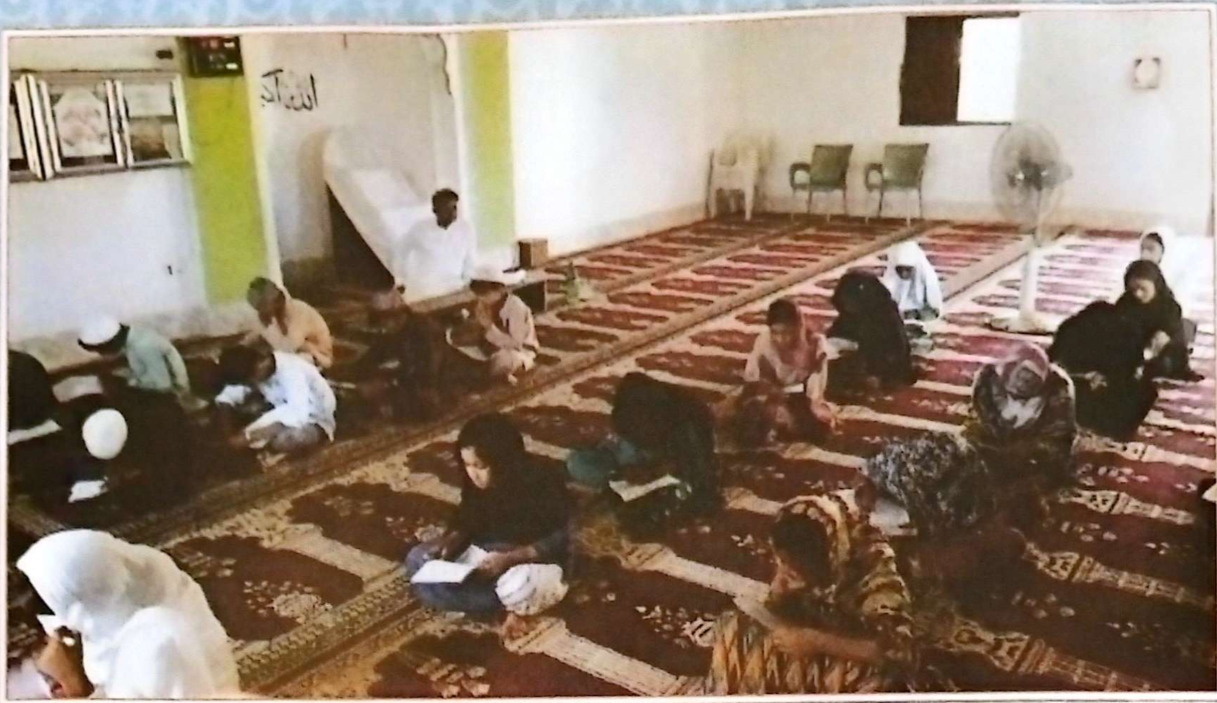

جامعہ مسجد رحمانیہ چھابڑیاں جٹاں، میرپور آزاد کشمیر میں قرآن ٹیسٹ

گورنمنٹ گرلز ہائی سکول، نگیال ضلع میرپور میں طلباء نماز ٹیسٹ کے دوران

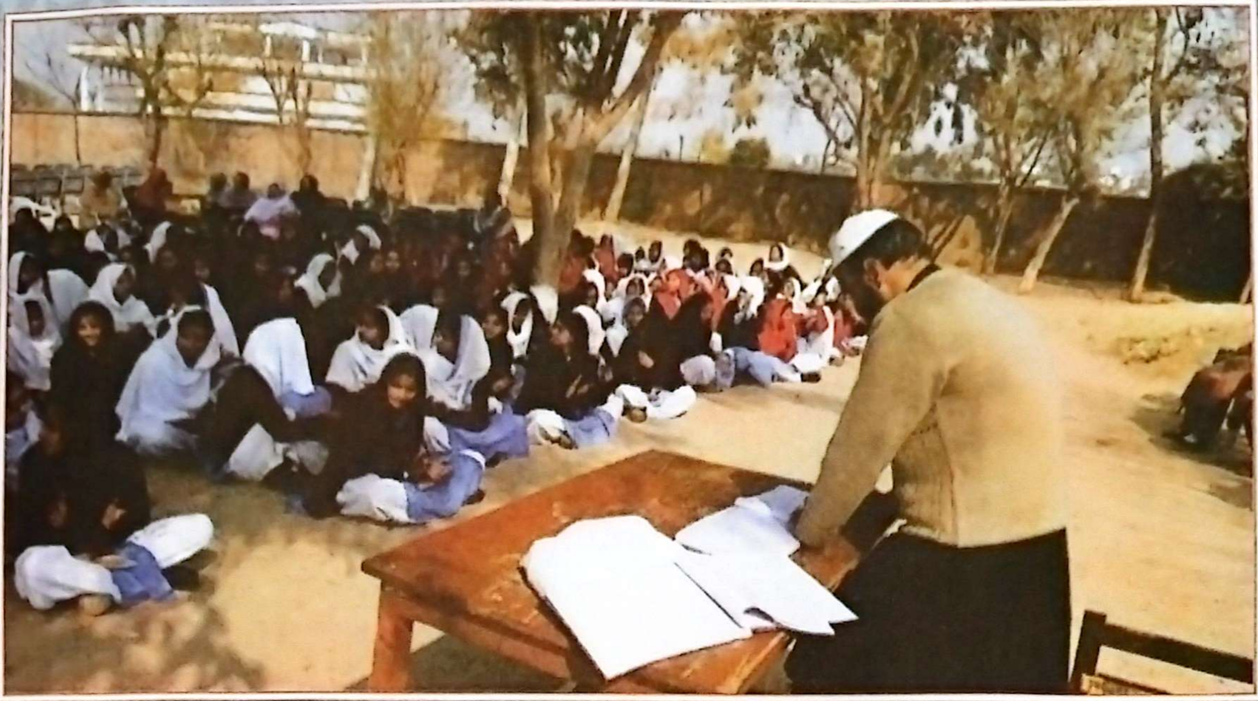

گورنمنٹ گرلز ہائی سکول ساہنگ، میر پور میں ٹیسٹ میں کامیاب طالبات کے نام پکارے جا رہے ہیں۔

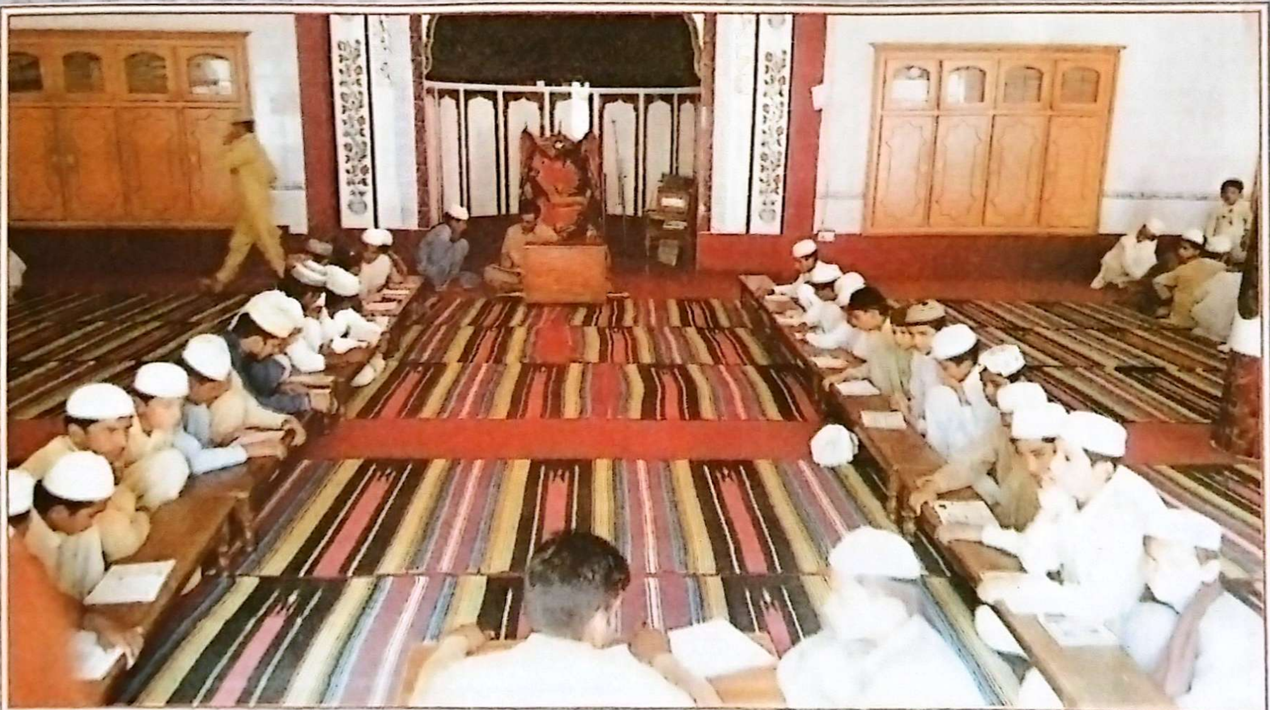

مدرسہ انوار مصطفیٰ کمالیہ ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں طلبا و طالبات نماز و قرآن ٹیسٹ دیتے ہوئے

CamScanner

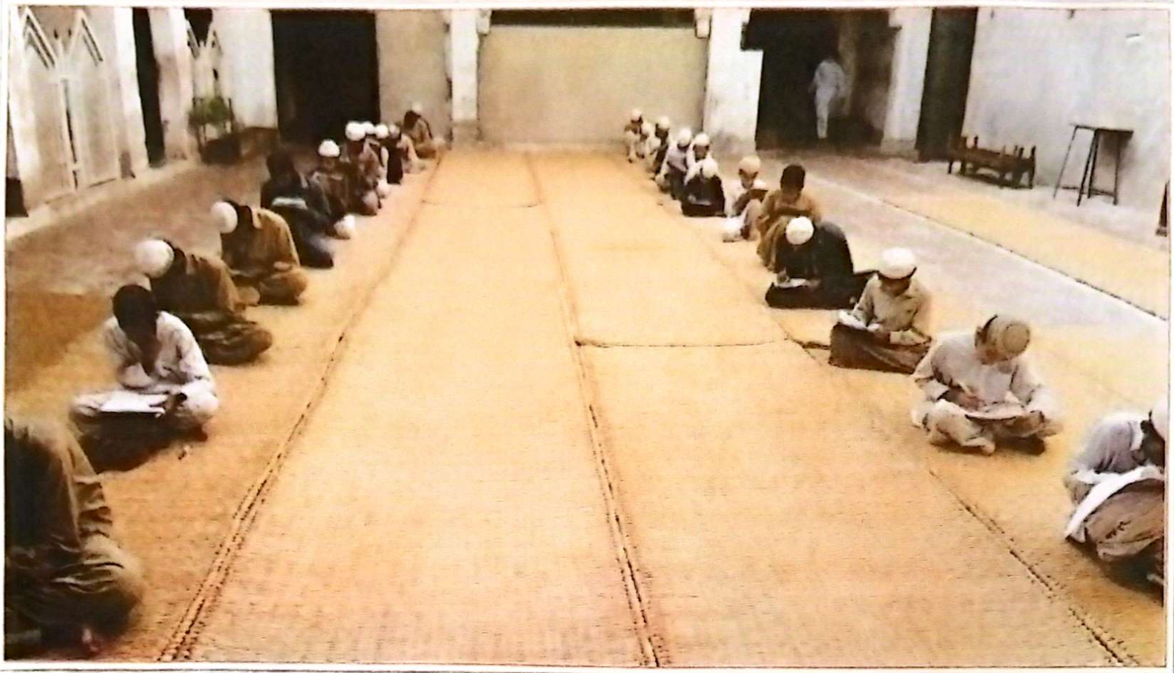

مدرسہ انوار مصطفیٰ کمالیہ ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں طلبا وطالبات نماز وقرآن ٹیسٹ دیتے ہوئے

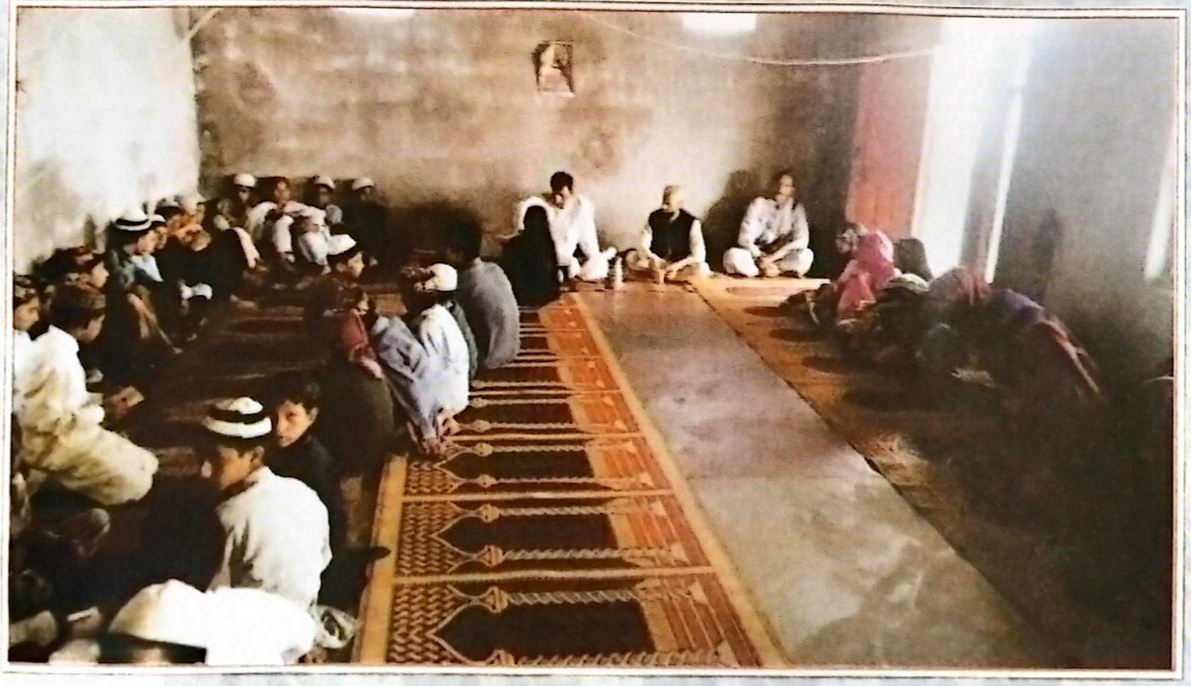

مسجد گلزارِ مدینہ، چیبہڑ محلہ، تحصیل بلوچ ضلع سدھنوتی میں بچے نماز ٹیسٹ دے رہے ہیں۔

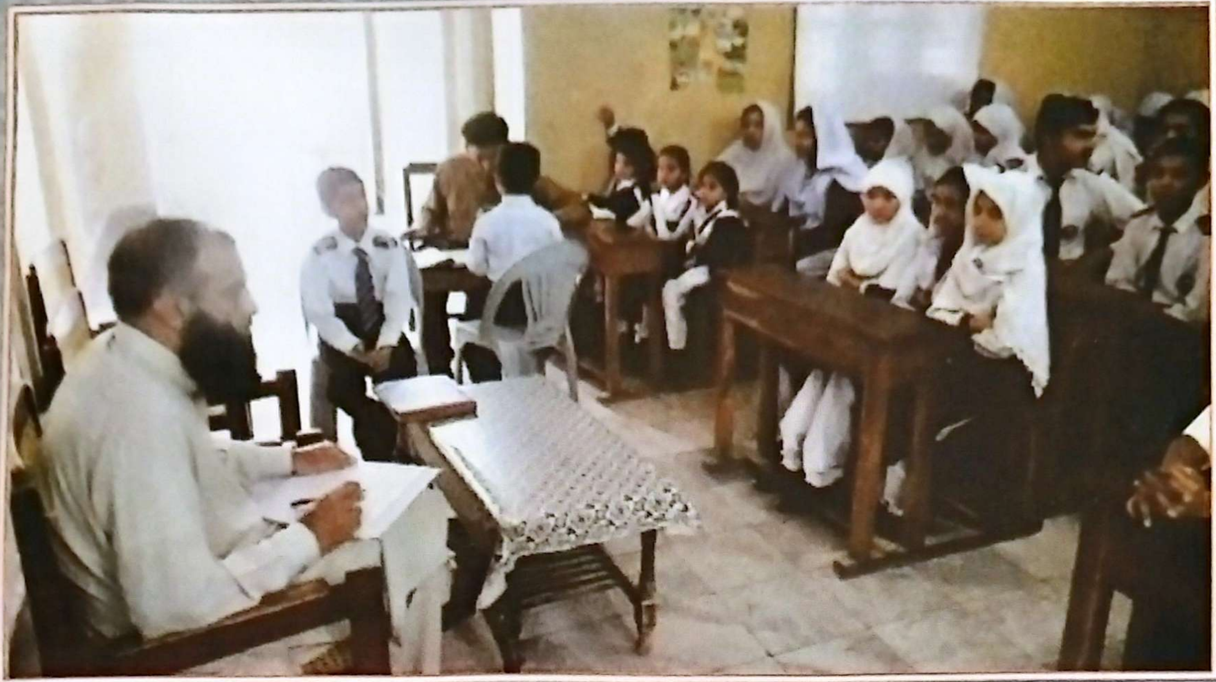

عمر ماڈل سکول لہڑی میرپور آزاد کشمیر میں بچے نماز کا ٹیسٹ دیتے ہوئے

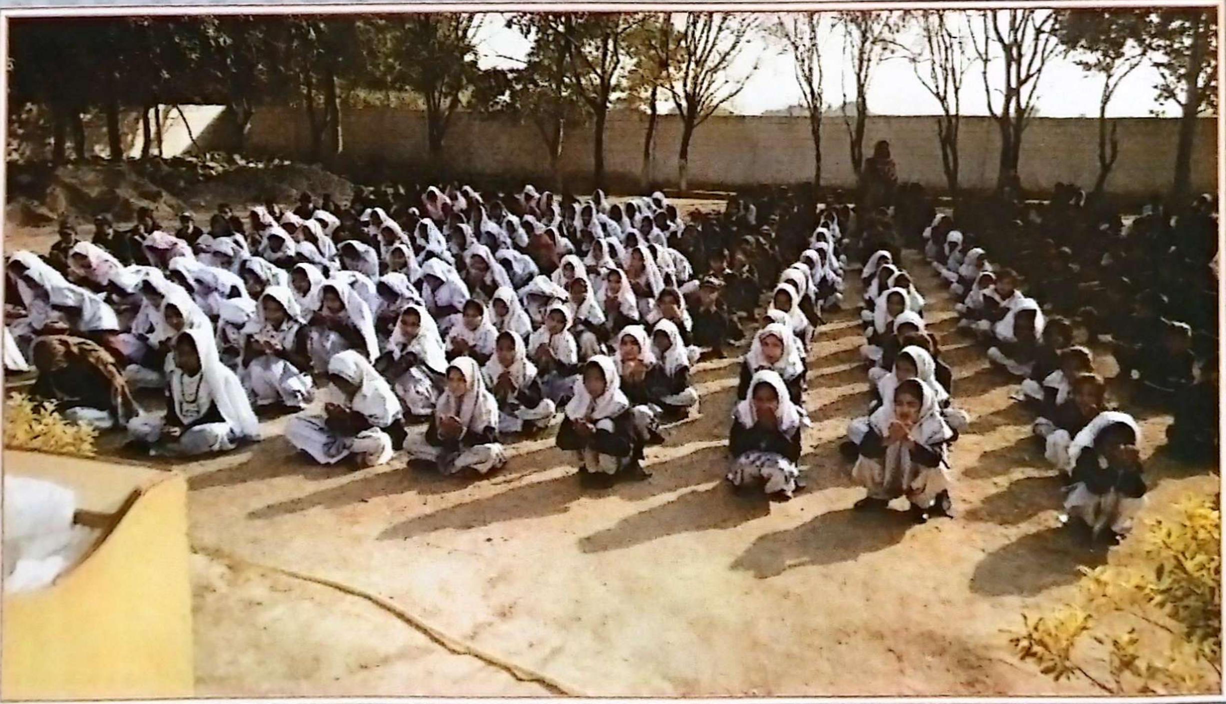

منہاج القرآن ماڈل پبلک سکول فتح پور ضلع گجرات میں طلبا و طالبات نماز ٹیسٹ دیتے ہوئے

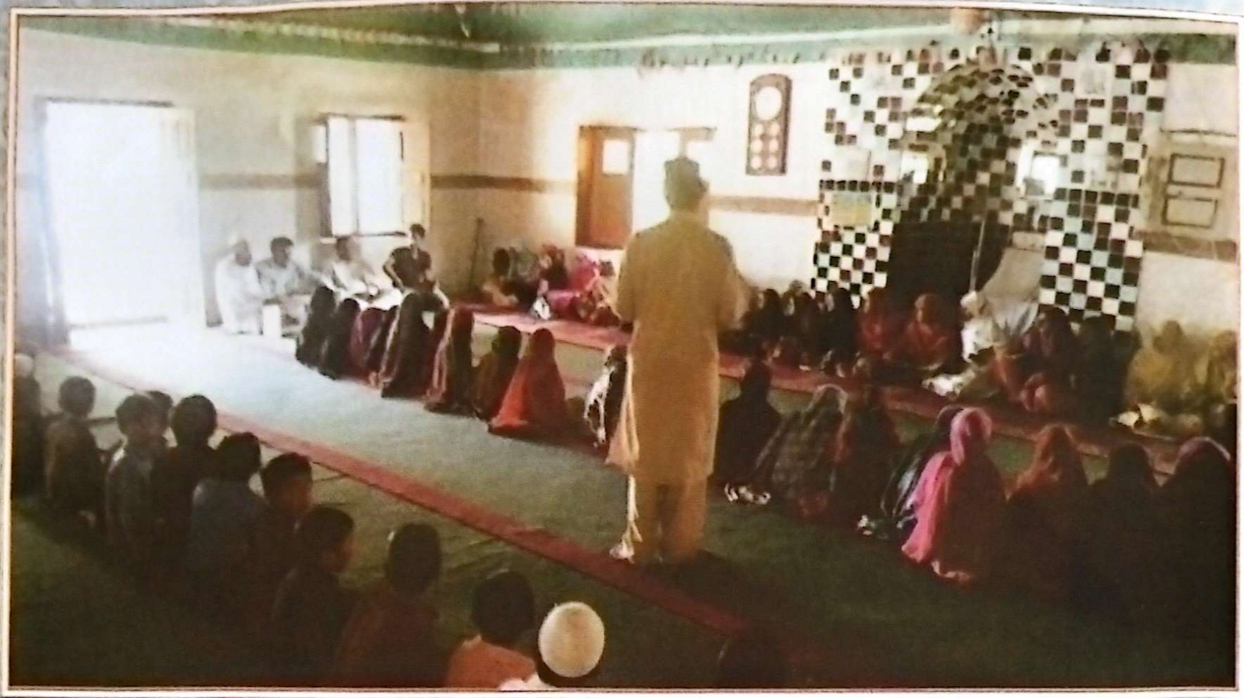

مدرسہ تعلیم القرآن ناگہ ناڑی، تحصیل حویلی ضلع فارورڈ کھوٹہ میں بچے نماز ٹیسٹ کے دوران۔

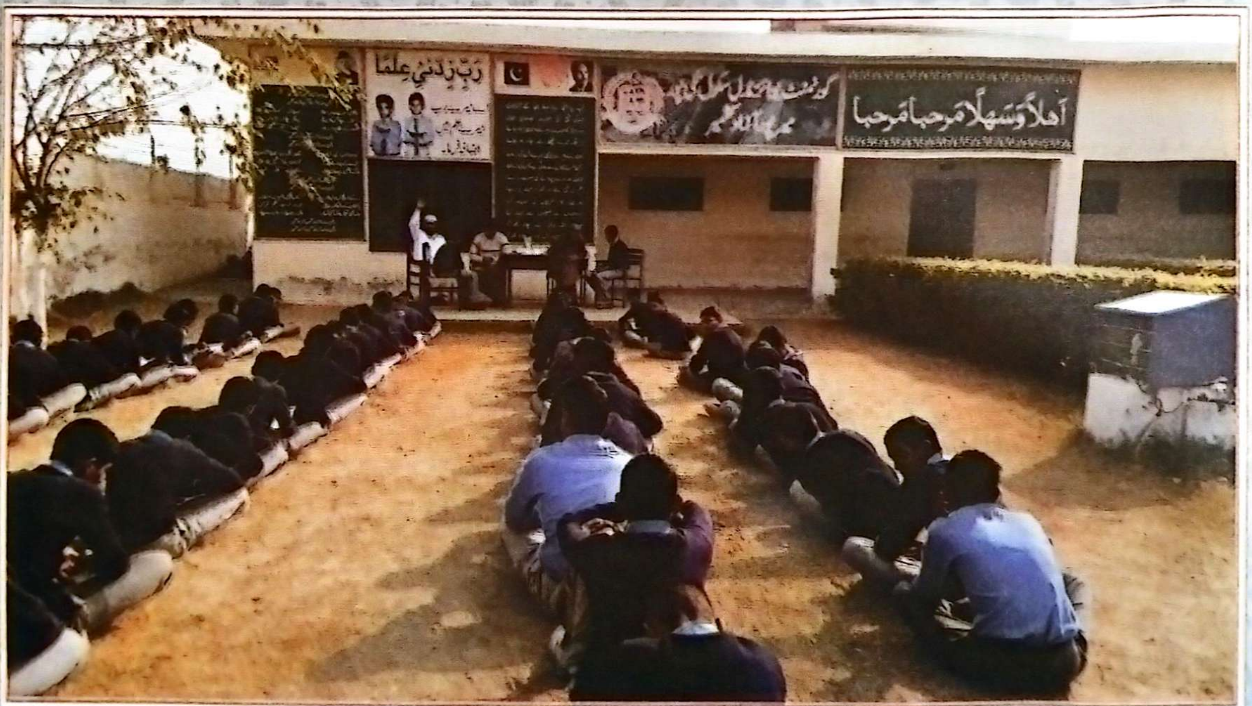

گورنمنٹ بوائز مڈل سکول تکی پور میر پور آزاد کشمیر میں بچے نماز کا ٹیسٹ دیتے ہوئے

CamScanner

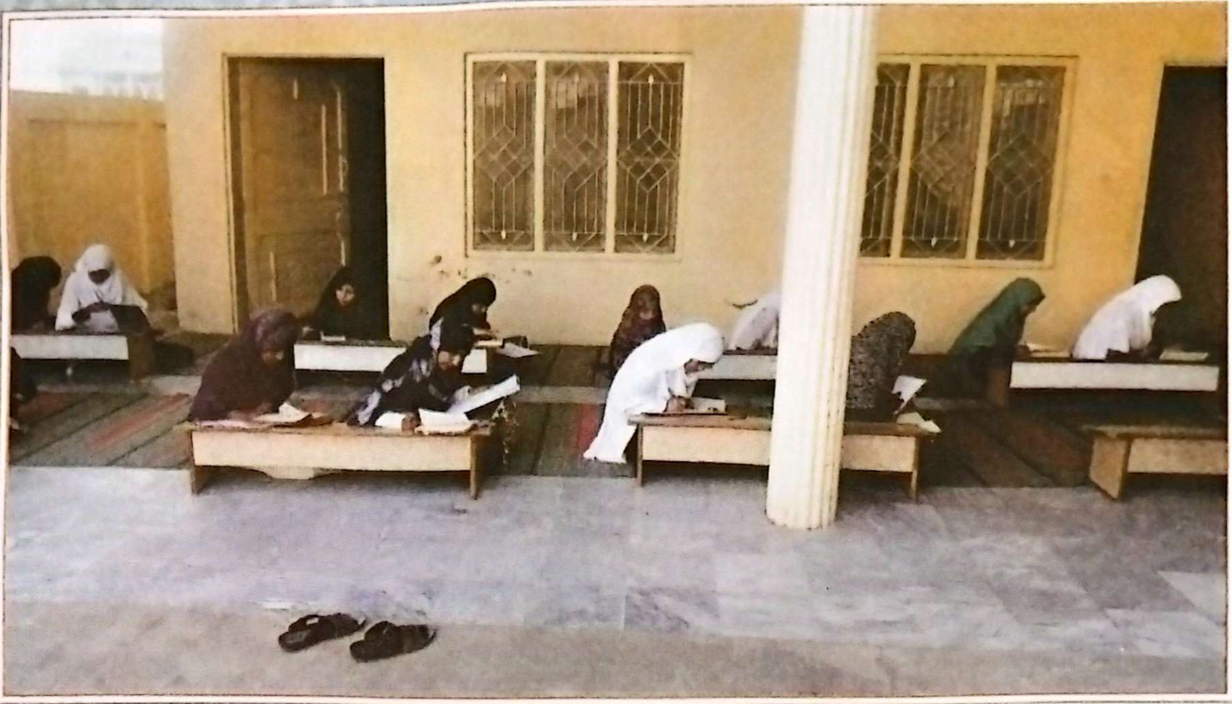

مدرسہ خدیجۃ الکبریٰ نگیال میرپور آزاد کشمیر میں بچیاں قرآن کا ٹیسٹ دیتے ہوئے

جامعہ مسجد اویسیہ، ہلہ تحصیل ہجیرہ، ضلع پونچھ میں بچے نماز ٹیسٹ کے دوران۔

کچھ خلیفہ محمد اقبال صاحب کے بارے میں

معزز قارئین، السلام علیکم ورحمۃ اللہ علیہ

اِس وقت جو رپورٹ آپ دیکھ رہے ہیں یہ اِن طلبہ وطالبات کی ہے جو مختلف مدرسہ جات، مساجد اور سکول و کالج میں زیر تعلیم ہیں۔ دُنیاوی تعلیم کے ساتھ ساتھ اِن بچوں نے نماز کا اُردو ترجمہ بھی یاد کیا اور قرآن پاک کو اُردو ترجمہ کے ساتھ پڑھا اور باقاعدہ ٹیسٹ دیا اور اِنعامات سے نوازے گئے۔ اِس پروگرام کا مقصد بچوں کو قرآن پاک اور نماز کو سمجھ کر پڑھنے کا رُجحان پیدا کرنا ہے تاکہ مستقبل میں یہ طلبا اپنی زندگی قرآن وسُنّت کے مطابق گذاریں۔ دینی تعلیم کا یہ سلسلہ جناب محمد اقبال خلیفہ صاحب کے تعاون سے شروع کیا گیا ہے۔ جناب خلیفہ صاحب نے اپنی ساری زندگی فلاح اِنسانیت اور اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے میں وقف کررکھی ہے۔

کھڑی شریف سے اِن خدمات کا آغاز اُنہوں نے ایک رفاہی سوسائٹی کے ساتھ اپنی وابستگی سے شروع کیا اور عظیم کارہائے نمایاں سرانجام دیئے جن میں سرفہرست تعلیم، صحت اور روزگار کے پروگرام شامل تھے۔ خلیفہ صاحب برطانیہ میں مقیم ہیں۔ جب بھی پاکستان آتے ہیں یہاں کا ماحول اور سسٹم دیکھ کر رنجیدہ ہوجاتے ہیں اور اپنے مختصر سے قیام کے دوران ہمیشہ سوچتے کہ اِن لوگوں کی اِصلاح کیلئے کوشش کی جانا ضروری ہے۔ بلآخر آپ نے یہ بات محسوس کی ہمارے سسٹم میں موجود ساری برائیوں کی وجہ قرآنی تعلیمات سے دوری ہے۔ خلیفہ صاحب نے اپنی کوششوں سے سب سے پہلے محکمہ تعلیم آزاد کشمیر سے ایک نوٹیفکیشن کا اجراء کروایا جس کے تحت آزاد کشمیر کے تمام سرکاری وغیر سرکاری تعلیمی اِدارہ جات کو نماز اور قرآن کا اُردو ترجمہ پڑھانے کا پابند کیا گیا تھا۔ خلیفہ صاحب نے یہ کام بحیثیت مسلمان اپنی ذمہ داری سمجھتے ہوئے شروع کیا۔ اُنہوں نے آج تک کسی فرقے کو کبھی پروموٹ نہیں کیا۔ اُن کا کہنا ہے کہ فرقے تو بے شمار ہیں لیکن خدا کی کتاب تو ایک ہی ہے۔ کسی شخص کا تعلق چاہے کسی بھی فرقے سے وہ سب کا احترام کرتے ہیں لیکن سب کو دعوت دینے کی کوشش کی کہ قرآن پاک اللہ تعالیٰ نے ہم سب کیلئے نازل کیا ہے۔ جس میں زندگی گذارنے کے اصول وضوابط بیان کئے گئے ہیں جن پر ہم تب ہی عمل کرسکتے ہیں جب ہم قرآن پاک کو سمجھ سکیں اور اِس کیلئے اُردو ترجمہ پڑھنا ناگزیر ہے۔ خلیفہ صاحب نے دینی تعلیمات کے فروغ کا آغاز مختلف مدارس، مساجد اور سکول و کالجز سے شروع کیا اور طلباء کو اُردو ترجمہ والے قرآن پاک اور نماز کی کتابیں مفت فراہم کیں۔ طلباء میں اُردو ترجمہ کے رُجحان کو پیدا کرنے کیلئے اِنعامی مقابلوں کا سلسلہ شروع

کیا اور الحمدللہ اُس میں کامیابی حاصل کی۔ اِس کامیابی میں بے شمار آئمہ مساجد، اُساتذہ کرام اور دیگر خواتین وحضرات کی محنت اور تعاون شامل رہا جنہوں نے موجودہ دور میں قرآن کا اُردو ترجمہ پڑھنے کی اہمیت کو بخوبی سمجھا اور بچوں کو نماز مترجم یاد کروائی اور قرآن کو ترجمہ کے ساتھ پڑھایا اور باقاعدہ ٹیسٹ کروائے۔

اُساتذہ کرام اور علماء کرام کے ساتھ ساتھ خلیفہ صاحب کے چند رضا کار ساتھیوں نے اِس پروگرام کو آگے بڑھانے میں اہم کردار ادا کیا۔ اُنہوں نے اِس کام کیلیئے دِن رات ایک کیا۔ آزاد کشمیر اور پاکستان کے دور دراز علاقوں کا سفر کیا اور اِس نیک کام کیلیئے اپنا قیمتی وقت دیا۔ شروع شروع میں کافی مشکلات کا سامنا بھی کرنا پڑا۔ بعض اِداروں کے سربراہان نے ڈیمانڈز کی کہ ہمارے پاس عربی ٹیچر نہیں پہلے کسی عربی ٹیچر یا عالم دین کا بندوبست کریں پھر قرآن کا ترجمہ پڑھانے کا سلسلہ شروع کریں گے۔ بعض نے کہا کہ ہم اِس لئے نہیں پڑھانا چاہتے کہ یہ ہمارے نصاب میں شامل نہیں ہے اگر ہم اِسے پڑھائیں گے تو حکومت اور محکمہ کی جانب سے ہماری باز پرس ہوسکتی ہے۔ کچھ جگہوں پر یہ اعتراض ہوا کہ آپ فلاں ترجمہ لے کر آئیں ہم یہ نہیں پڑھا سکتے کیونکہ یہ قرآن کسی اور فرقے کا ہے لیکن ہم نے اپنی کوشش جاری رکھی اور باور کرانے کی کوشش کی کہ قرآن اللہ کی سچی کتاب ہے۔ یہ برحق ہے اور سب مسلمانوں کیلیئے ایک ہی قرآن ہے۔ ہاں اگر کسی مترجم نے کسی آیت کا اُردو ترجمہ کرنے میں کوئی غلطی کی ہے تو اُسے نہ پڑھیں یا اپنے اُساتذہ کرام سے اِس کی دُرستی کروالیں لیکن باقی قرآن کو تو پڑھیں تا کہ خود اِس قابل بن سکیں کہ اِن غلطیوں کی خود تصحیح کرسکیں۔ باقی رہ گئی یہ بات کہ یہ نصاب کا حصہ نہ ہے یا حکومت اور محکمہ باز پرس کرے گا۔ میرے بھائی یہ کوئی ڈوگرہ راج کا زمانہ نہ ہے۔ یہ ریاست ہی اِسلام کے نام پر بنی ہے تو پھر قرآن پڑھانے سے کوئی کیوں منع کرے گا۔ نیز جن اُساتذہ کرام نے اپنے سکول کے بچوں کو نماز اور قرآن با ترجمہ پڑھایا اُن بچوں کی تصاویر اور سکولوں کی تفصیل آپ اِس کتاب میں دیکھ سکتے ہیں، آپ یقین کریں کسی ٹیچر کو محکمہ کی جانب سے کسی قسم کی باز پرس کا سامنا نہیں کرنا پڑا۔ ہم نے کوشش جاری رکھی اور آج آپ دیکھ سکتے ہیں کہ بے شمار اِداروں میں اور مدارس میں مشفق اُساتذہ کرام نے بچوں کو ترجمہ قرآن اور نماز پڑھا کر دینی علم کے فروغ میں اپنا کردار ادا کیا۔

اِس وقت تک آزاد کشمیر اور پاکستان بھر سے جن بچوں نے نماز اور قرآن کے اُردو ترجمہ کا ٹیسٹ دیا اُن کی کل تعداد 15,536 ہے۔ جن بچوں نے صرف نماز مترجم کا ٹیسٹ پاس کیا اُن کی تعداد 11,318 اور جن بچوں نے قرآن پاک کے ترجمہ کا ٹیسٹ دیا اُن کی کل تعداد 4,218 ہے۔ اِن میں اعلیٰ کارکردگی دکھانے والے ایسے طلباء وطالبات بھی

CS CamScanner

ہیں جنہوں نے 80 فیصد سے زائد نمبر لیے اور اِنعامات حاصل کیے، اُنکی تعداد 1,406 ہے۔ یہ بچے ہماری قوم کے ہونہار بچے ہیں۔ آپ دیکھ سکتے ہیں کہ بے داغ یونیفارم میں کرسیوں پر بیٹھ کر اسباق پڑھنے والے بچوں نے دھول سے اَٹی زمین پر بیٹھ کر قرآن پاک کے ٹیسٹ دیئے۔ انہی کے بارے میں علامہ محمد اقبالؒ نے فرمایا تھا:

نہیں ہے نا اُمیدا اقبال اپنی کشتِ ویراں سے

ذرا نم ہو تو یہ مٹی بڑی زرخیز ہے ساقی

ہماری ٹیم مبارکباد پیش کرتی ہے اُن تمام طلباء وطالبات کو جنہوں نے اِمتیازی نمبر لیے اور اِنعامات سے نوازے گئے۔ ہم اپنے تمام علماء کرام، آئمہ مساجد، اُساتذہ کرام اور بچوں کے والدین کے بھی مشکور ہیں کہ جنہوں نے اِس نیک کام میں ہمارا ساتھ دیا اور ایک مثال قائم کی۔ ہم نے بحیثیت مسلمان اپنا فرض سمجھتے ہوئے اِس کام کا آغاز کیا۔ ہم نے صِرف اپنے رب کو جواب دینا ہے۔ اکثر لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ ہماری کوئی خاص تنظیم ہے جو بیرون ملک سے چندہ وصول کرتی ہے اور کسی مخصوص فرقے کی حمایت کرتی ہے جبکہ یہ بات بالکل بے سروپا اور غلط ہے۔ محمد اقبال خلیفہ صاحب کا تعلق ضلع میرپور آزاد کشمیر سے ہی ہے جو عرصہ دراز سے برطانیہ مقیم ہیں۔ اُن کی کوئی اولاد نہ ہے تاہم وہ اپنے ملک کے تمام بچوں کو اپنے بچے سمجھتے ہیں اور بحیثیت مسلمان وہ اپنی ذمہ داری سمجھتے ہوئے اپنے اخراجات سے پس انداز کر کے وہ اِن بچوں کی تربیت کیلئے یہاں اِس پروگرام کو چلا رہے ہیں۔ باقی کے رُضا کار ساتھیوں میں سے زیادہ تر ملازمت پیشہ ہیں۔ یہ تمام ٹیم فی سبیل اللہ صرف اللہ اور اُس کے رسول کی خوشنودی حاصل کرنے کے واسطے خلیفہ صاحب کے ساتھ شانہ بشانہ چل رہی ہے۔

آپ دیکھ سکتے ہیں کہ صرف ایک خلیفہ صاحب کی کوشش کی بدولت جہاں ہزاروں طلبہ وطالبات تک اللہ کا پیغام پہنچا وہاں اگر تمام علماء، آئمہ مساجد اور اُساتذہ کرام مل جل کر کام کریں تو پوری قوم کا نقشہ تبدیل ہوسکتا ہے۔ ہم یہ تو نہیں دعوئ کرتے کہ ہماری کوششوں سے تمام لوگ راہِ راست پر آجائیں گے لیکن ہم نا اُمید بھی نہیں اُن میں سے اگر دو چار بھی کسی برائی سے بچ گئے تو ہم سب کو اِس کا اجر ضرور ملے گا۔ ہم اِتنا تو کر سکتے ہیں جس کی اللہ نے ہمیں توفیق دی ہے۔ ہمیں جو بہتر لگا اُس پر عمل کیا اور اُس کو عملی طور پر کر کے دکھایا جس کا ثبوت آپ اِس کتاب میں دیکھ سکتے ہیں۔

ہم اربابِ اِختیار اور اُساتذہ کرام سے گذارش کرتے ہیں کہ براہ کرم ہماری اِس کوشش میں ہمارا ساتھ دیں۔ ذاتی دِلچسپی سے اِس مشن کو آگے بڑھانے میں اپنا کردار ادا کریں۔ نوجوان نسل کو قرآن فہمی کی تعلیم دِلوانے کیلئے بھرپور کوشش کریں تاکہ آنے والی نوجوان نسل قرآن کی عملی تعلیمات کو سمجھے اور اپنی زندگی قرآن وسنت کے مطابق گذارے۔

CamScanner

آپ کے عملی اقدامات کی بدولت ہم یہ توقع رکھ سکتے ہیں کہ اِس ملک کے بنانے والوں کی ارواح کو ضرور سکون ملے گا جب حقیقی معنوں میں پتہ چلے گا کہ!

پاکستان کا مطلب کیا
لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ

آخر میں اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہماری اِس کاوش کو اپنی بارگاہ میں قبول ومقبول فرمائے۔ اللہ ہم سب کو قرآن پاک سمجھ کر پڑھنے اور اُس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے (آمین)۔

سُبْحٰنَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَ ﴿۱۸۰﴾ وَسَلٰمٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ ﴿۱۸۱﴾ وَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۸۲﴾

''پاک ہے تیرا رب، عزت کا رب۔ ان باتوں سے جو وہ بیان کرتے ہیں۔ سلام ہو تمام رسولوں پر۔ اور سب تعریف اللہ کے لیے ہے جو تمام جہانوں کا رب ہے''۔

CamScanner

نماز ٹیسٹ

مساجد و مدرسہ جات

ذیل میں ضلع میرپور کے اُن مدرسہ جات اور مساجد کی تفصیل ہے جہاں سے طلبہ و طالبات نے نماز مترجم کا ٹیسٹ پاس کیا اور اِنعامات سے نوازے گئے۔

ضلع میرپور آزاد کشمیر

نمبر شمار	نام سکول/ مدرسہ	تعداد کامیاب طلبہ/ طالبات
1	جامعہ اِسلامیہ، دربار عالیہ کھڑی شریف	58
2	مسجد انوارِ مدینہ، کس	26
3	مدنی مسجد، کس کلیال	106
4	جامعہ سعدیہ للبنات، کلیال	26
5	مدینہ مسجد، کھیڑ رتالی	20
6	مسجد نورِ مدینہ، کھیڑ رتالی	28
7	مدرسہ تعلیم القرآن غوثیہ رضویہ، بانگ دوارہ	14
8	مدینہ مسجد، بانگ دوارہ	8
9	مسجد فیضانِ مدینہ، ڈھوک چکدولت	7
10	گلزارِ مدینہ مسجد، ڈھوک جڑول	54
11	مدنی مسجد، ڈڈر	20
12	مدنی مسجد، نیولڈر	14
13	مدنی مسجد، نیولڈر	12
14	مسجد نورِ مصطفی، نیولڈر	5
15	مسجد جماعتیہ، نیولڈر	22

CS CamScanner

16	مدرسہ صراط الجنت، نیولدڑ	17
17	نماز ٹیسٹ، محلہ نیولدڑ	20
18	محمدی مسجد، چنوں چک	6
19	عبداللہ مسجد، چنوں چک	27
20	مدنی مسجد، پل ڈب	19
21	نماز ٹیسٹ، محلہ میری	19
22	مدنی مسجد، راجہ چک	10
23	مسجد حنفیہ غوثیہ، پنڈی سبھر وال	25
24	لال آباد مسجد، پنڈی سبھر وال	18
25	مکی مسجد، ریتڑ	10
26	بلال مسجد، سنکیاہ	49
27	بلال مسجد، سنکیاہ	29
28	نورانی مسجد، نیو جبر	37
29	مسجد سلطانیہ، نیو جبر	25
30	جامع مسجد قباء، چیچیاں	14
31	فیضان مدینہ مسجد، چیچیاں ٹول	24
32	مکی مسجد، موہڑہ کھوہ	7
33	مدرسہ قاسمیہ زاہدیہ اسلامک سنٹر، رینگ	60
34	مدرسہ فیضان مدینہ، رینگ	35
35	فیضان مدینہ مسجد، جھنگڑ	13
36	فیصل مسجد، جھنگڑ	16
37	مسجد گلزار حبیب، موہڑہ ملکاں	7

CamScanner

38	الحبیبی جامعہ مسجد، منگلا ہملٹ	9
39	مدرسہ تدریس القرآن محمدیہ، چتر پڑی	179
40	مسجد گلزارِ مدینہ، چتر پڑی	26
41	مسجد رحمانیہ، چتر پڑی	15
42	جامعہ مسجد کھروٹہ، چتر پڑی	38
43	نور مسجد، رنگ پور	53
44	جامعہ مسجد، رنگ پور	54
45	رحمانیہ مسجد، چھابڑیاں	41
46	مسجد مدینہ ڈھوک امب سموال شریف	18
47	مسجد صبا، نئی آبادی، پلمنڈا	27
48	غوثیہ مسجد، پلمنڈا	11
49	مسجد عثمانیہ، چھابڑیاں جٹاں	39
50	جامعہ مسجد البلال، گھسیٹ پور	14
51	مدنی مسجد، اسماعیل آباد	30
52	مدرسہ خدیجۃ الکبریٰ للبنات، ننگیال	104
53	جامعہ مسجد گلزارِ حبیب، عبدو پور شریف	40
54	جامعہ مسجد گلزارِ حبیب، عبدو پور شریف	57
55	مسجد نور، چک نگاہ	17
56	جامعہ مسجد، چک نگاہ	21
57	مدنی مسجد، ساہنگ موہڑہ لگری	64
58	مدینہ مسجد، ساہنگ موہڑہ ذیلداراں	45
59	مکی مسجد، گھیلاں جاتلاں	32

CamScanner

60	جامعہ رضویہ قاسمیہ العلوم، جاتلاں	76
61	غوثیہ مسجد، جاتلاں	35
62	مسجد المصطفیٰ، گوریاں	78
63	غوثیہ مسجد، سگراں جاتلاں	154
64	جامع مسجد ابوبکر صدیق، سگراں جاتلاں	28
65	جامعہ فاطمۃ الزہرہ، بجوران جاتلاں	60
66	مدنی مسجد، سوہاوہ جاتلاں	26
67	مدرسہ جامعۃ الزہرہ فاطمہ، بیلہ محمد نگر، جاتلاں	52
68	مسجد خوشبوئے مدینہ ڈھیری وٹاں، گڑھا تیال	40
69	مسجد نورِ مصطفیٰ، علی بیگ گجراں	52
70	خان مسجد، ہاشم کالونی، دوہالہ	3
71	جامعہ سلفیہ ابوبکر، بن خرماں	15
72	مسجد جامعہ سلفیہ، بن خرماں	10
73	مدرسہ گلزارِ حبیب، میرپور	67
74	مسجد رحمانیہ، فاضل چوک میرپور	13
75	بہارِ مدینہ مسجد، فاضل چوک، میرپور	36
76	مسجد اقصیٰ، میرپور	91
77	دارالعلوم محمدیہ حیدریہ، چکسواری	45
78	جامعہ قادریہ رحمانیہ، الیسر چکسواری	8
79	بلال مسجد، چکسواری	9
80	مدرسہ گلزارِ مدینہ، چکسواری	6

CamScanner

گورنمنٹ و پرائیویٹ سکول و کالجز

مساجد اور مدرسہ جات کے ساتھ ساتھ ضلع میرپور کے گورنمنٹ و پرائیویٹ سکولز و کالجز میں کامیاب طلبہ و طالبات کی تفصیل بذیل ہے:

نمبر شمار	نام سکول/ مدرسہ	تعداد کامیاب طلبہ/ طالبات
1	گورنمنٹ بوائز ہائی سکول، چیچیاں پیرے شاہ غازی	15
2	گورنمنٹ پرائمری سکول، چنوں چک	17
3	گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول، نیولڈر	24
4	گورنمنٹ بوائز مڈل سکول، پنڈی سبھر وال	100
5	گورنمنٹ گرلز ہائی سکول، پنڈی سبھر وال	33
6	العصر پبلک اکیڈمی، پنڈی سبھر وال	47
7	گورنمنٹ پرائمری سکول، سنکیاہ	9
8	رخشاں اکیڈمی، کھیڑ رتالی	32
9	گورنمنٹ بوائز ڈگری کالج، افضل پور	31
10	گورنمنٹ گرلز مڈل سکول، نئی آبادی پلمنڈا	63
11	ریڈ فاؤنڈیشن سکول، پلمنڈا	30
12	گورنمنٹ بوائز ہائی سکول، جنگیاں	60
13	گورنمنٹ گرلز ہائی سکول نگیال	61
14	گورنمنٹ گرلز ہائی سکول، ساہنگ	594
15	اوورسیز گرائمر سکول، جاتلاں	91
16	جناح پبلک ماڈل سکول، جاتلاں	50

CS CamScanner

17	دی لیڈر پبلک سکول، جاتلاں	55
18	الحبیب ایجوکیٹر پبلک سکول، جاتلاں	35
19	اقبال ماڈل سکول، جوئیاں	30
20	قیاس کالج، سگراں جاتلاں	23
21	جناح پبلک ماڈل سکول، لعلی/بجواران، جاتلاں	45
22	گورنمنٹ پرائمری سکول، رینگ	52
23	عمر ماڈل سکول، لہڑی	51
24	گورنمنٹ بوائز مڈل سکول، لہڑی	13
25	گورنمنٹ گرلز مڈل سکول، تکی پور	12
26	گورنمنٹ بوائز مڈل سکول، تکی پور	72
27	گورنمنٹ گرلز مڈل سکول، منگلا ہملٹ	81
28	دی لبیک پبلک سکول سسٹم، چترپڑی	44
29	یٰسین ماڈل سکول، چترپڑی	10
30	میرپور پبلک سکول، میرپور	39
31	فاران ماڈل سکول، میرپور	202
32	گورنمنٹ گرلز ہائی سکول، ڈھانگری بہادر	73
33	گورنمنٹ گرلز مڈل سکول، ڈھانگری بہادر	62

CamScanner

آزاد کشمیر اور پاکستان کے جن دیگر اِضلاع میں نماز ٹیسٹ کروائے جا چکے ہیں اُن کی تفصیل بذیل ہے:

ضلع بھمبر

نمبر شمار	نام سکول/ مدرسہ	تعداد کامیاب طلبہ/ طالبات
1	گورنمنٹ بوائز ہائی سکول، پتھورانی، بھمبر	84
2	ریڈ فاؤنڈیشن سکول، بنڈی، تحصیل سماہنی	41
3	مسجد بنڈی بستی مہرہ، تحصیل سماہنی، ضلع بھمبر	24

ضلع کوٹلی

نمبر شمار	نام سکول/ مدرسہ	تعداد کامیاب طلبہ/ طالبات
1	کشمیر پبلک سکول دھناں، ضلع کوٹلی	101
2	نماز ٹیسٹ اہلیان گورگڑھ، بلوچ	33

ضلع پلندری

نمبر شمار	نام سکول/ مدرسہ	تعداد کامیاب طلبہ/ طالبات
1	مدنی مسجد، پکھوناڑ، تحصیل سہنسہ، پلندری	20
2	مسجد گلزارِ مدینہ چھڑ محلہ، تحصیل بلوچ، ضلع سدھنوتی	21

ضلع پونچھ

نمبر شمار	نام سکول/ مدرسہ	تعداد کامیاب طلبہ/ طالبات
1	مسجد پوٹھی کوئیاں، کھائیگلہ، راولاکوٹ	45
2	جامعہ اِسلامیہ فاطمۃ الزہرہ، کھائیگلہ، راولاکوٹ	37
3	مسجد امام حسین، سانگڑہ، کھائیگلہ، راولاکوٹ	26
4	مسجد ناڑیاں، تحصیل ہجیرہ، ضلع پونچھ	26
5	گورنمنٹ پرائمری سکول، ہکڑالی، راولاکوٹ	23

CS CamScanner

6	جامعہ اویسیہ رضویہ ہلہ، تحصیل ہجیرہ، ضلع پونچھ	21
7	مسجد گھمبیر، تحصیل ہجیرہ، ضلع پونچھ	19
8	گورنمنٹ پرائمری سکول پکھوناعلی سوجل، راولاکوٹ	16
9	مسجد فقیر آباد، علی سوجل، تحصیل راولاکوٹ، ضلع پونچھ	12
10	مکی مسجد، کہڑی علی سوجل، راولاکوٹ	11
11	مسجد غوثیہ کوئیاں قاضی محلہ، کھائیگلہ، راولاکوٹ	10
12	مسجد ڈبہ کھوئیاں، کھائیگلہ، راولاکوٹ	8

ضلع باغ، آزاد کشمیر

نمبر شمار	نام سکول/مدرسہ	تعداد کامیاب طلبہ/طالبات
1	ریڈ فاؤنڈیشن سکول، باغ	155
2	کشمیر پبلک سکول، باغ	91
3	مسجد شاکر پدر گل شیر خان	41
4	گورنمنٹ پائیلٹ ہائی سکول، باغ	40
5	جامعۃ المومنین مدرسہ	35
6	ہیپی لینڈ پبلک سکول، باغ	33
7	مدرسہ صوۃ القرآن، کٹھرہ مکت خان، باغ	30
8	مدرسہ صوۃ القرآن بھہلوٹ، باغ	29
9	گورنمنٹ سیکنڈری سکول، باغ	25
10	مدرسہ صوۃ القرآن سُرید، باغ	13
11	مدرسہ صوۃ القرآن کیاٹ، باغ	11
12	مسجد فہد العلوم، قندیل چوک، باغ	8
13	محمد العلوم اِسلامیہ مدرسہ	8

CS CamScanner

ضلع فارورڈ کھوٹہ

نمبر شمار	نام سکول/ مدرسہ	تعداد کامیاب طلبہ/ طالبات
1	مدرسہ تعلیم القرآن، ناگہ ناڑی، تحصیل حویلی، ضلع کہوٹہ	44

ضلع جہلم

نمبر شمار	نام سکول/ مدرسہ	تعداد کامیاب طلبہ/ طالبات
1	مدرسہ جامعہ العلوم الاثریہ، جہلم	62

ضلع گجرات

نمبر شمار	نام سکول/ مدرسہ	تعداد کامیاب طلبہ/ طالبات
1	پنجاب پبلک سکول، گجرات	492
2	بلال ماڈل پبلک سکول، حسین کالونی، گجرات	347
3	قائد ماڈل ہائی سکول، گجرات	203
4	گورنمنٹ ہائیر سیکنڈری سکول کھٹالہ چناب، گجرات	183
5	ایجوکیٹر پبلک ہائی سکول، گجرات	180
6	گورنمنٹ ہائی سکول، گورالی، گجرات	140
7	نجیب ماڈل پبلک سکول، گجرات	125
8	کینوس پبلک سکول، گجرات	124
9	امریکن سٹینڈرڈ ہائی سکول، فتح پور، گجرات	84
10	سلطان پبلک ماڈل سکول، گجرات	63
11	جناح پبلک سکول، عالم گڑھ، گجرات	61
12	نیو اقراء پبلک ماڈل سکول، گجرات	36
13	منہاج القرآن ماڈل سکول، فتح پور، گجرات	204

CS CamScanner

ضلع گوجرانوالہ

نمبر شمار	نام سکول/مدرسہ	تعداد کامیاب طلبہ/طالبات
1	اقراء پبلک سکول، گوجرانوالہ	28

ضلع لاہور

نمبر شمار	نام سکول/مدرسہ	تعداد کامیاب طلبہ/طالبات
1	دی نالج پبلک سکول سسٹم، لاہور	113

ضلع خوشاب

نمبر شمار	نام سکول/مدرسہ	تعداد کامیاب طلبہ/طالبات
1	شاہین پبلک سکول، جوہرآباد، خوشاب	213
2	ھدٰی پبلک سکول، جوہرآباد، خوشاب	155
3	دارِارقم سکول سسٹم، جوہرآباد، خوشاب	106

ضلع فیصل آباد

نمبر شمار	نام سکول/مدرسہ	تعداد کامیاب طلبہ/طالبات
1	مدرسہ ضیاء القرآن، اہلحدیث، آوا گت تحصیل جڑانوالہ۔	133
2	گورنمنٹ ہائی سکول، ماموں کانجن، تحصیل تاندلیانوالہ۔	83
3	مدرسہ تعلیم الاسلام، ماموں کانجن، تحصیل تاندلیانوالہ۔	43

ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ

نمبر شمار	نام سکول/مدرسہ	تعداد کامیاب طلبہ/طالبات
1	مدرسہ انوارِ مصطفٰی، کمالیہ	623

ضلع چکوال

نمبر شمار	نام سکول/مدرسہ	تعداد کامیاب طلبہ/طالبات
1	گورنمنٹ کمیونٹی سکول، دیوالیاں، چکوال	27

CamScanner

2	دی کلائمیکس پبلک سکول، دیوالیاں، چکوال	20
3	مدرسہ ڈھوک دیوالیاں، چکوال	10
4	بلال مدرسہ، دیوالیاں، چکوال	5

ضلع راولپنڈی

نمبر شمار	نام سکول/ مدرسہ	تعداد کامیاب طلبہ/ طالبات
1	گورنمنٹ بوائز مڈل سکول مسہ کسوال، تحصیل گوجر خان	07

قرآن ٹیسٹ

گورنمنٹ و پرائیویٹ سکول/ کالج/ مدرسہ جات

ذیل میں آزاد کشمیر اور پاکستان کے اِن ادارہ جات کی تفصیل دی جا رہی جہاں زیرِ تعلیم طلباء و طالبات نے قرآن ٹیسٹ پاس کیا اور اِنعامات سے نوازے گئے۔

ضلع میرپور آزاد کشمیر

نمبر شمار	نام سکول/ مدرسہ	تعداد کامیاب طلبہ/ طالبات
1	گھریلو طلبہ ساکن میری	11
2	ٹیسٹ قرآن، محلہ میری	19
3	مدرسہ تدریس القرآن محمدیہ، چترپڑی	39
4	مدرسہ تدریس القرآن چترپڑی	35
5	مدینہ مسجد، کھیڑرتالی	17
6	نورِ مدینہ مسجد، کھیڑرتالی	8
7	مسجد نورِ مدینہ، کھیڑرتالی	7
8	مسجد گلشن مدینہ، کھیڑرتالی	8
9	مسجد ابوبکر، نیوجبر	22

CS CamScanner

10	نورانی مسجد، نیو جبر	6
11	مدنی مسجد، ڈڈر	41
12	گلزارِ مدینہ مسجد، ڈھوک جڑول	22
13	مدینہ مسجد، بانگ دوارہ	16
14	مسجد چراغاں، گھسیٹ پور	27
15	مسجد چراغاں، گھسیٹ پور	25
16	مسجد بلال، سونکیاہ	58
17	مسجد صبا، نئی آبادی پلمنڈا	43
18	مدرسہ خدیجہ الکبریٰ، نگیال	14
19	گھریلو طلبہ، ساکنان پنڈی سبھروال	41
20	غوثیہ مسجد، سگراں جاتلاں	154
21	مدرسہ گلزارِ حبیب، میر پور	61
22	مسجد المصطفیٰ، گوریاں جاتلاں	85
23	طلبہ و طالبات گاؤں نیولدڑ	54
24	جامعہ رحمانیہ مسجد، چھابڑیاں جٹاں	54
25	نور مسجد، رنگ پور	12
26	گورنمنٹ بوائز ہائی سکول، جنگیاں	20
27	رحمانیہ مسجد، فاضل چوک میر پور	5
28	جامعہ مسجد اہلحدیث، چتر پڑی	10
29	گورنمنٹ بوائز مڈل سکول، پنڈی سبھروال	3

CamScanner

ضلع باغ، آزاد کشمیر

نمبر شمار	نام سکول/مدرسہ	تعداد کامیاب طلبہ/طالبات
1	مسجد الہدیٰ، ضلع باغ	41

ضلع جہلم

نمبر شمار	نام سکول/مدرسہ	تعداد کامیاب طلبہ/طالبات
1	مدرسہ جامعہ العلوم الاثریہ، جہلم	15

ضلع گجرات

نمبر شمار	نام سکول/مدرسہ	تعداد کامیاب طلبہ/طالبات
1	امریکن سٹینڈرڈ ہائی سکول، فتح پور، ضلع گجرات	38
2	بلال ماڈل ہائی سکول، ضلع گجرات	132

ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ

نمبر شمار	نام سکول/مدرسہ	تعداد کامیاب طلبہ/طالبات
1	مدرسہ انوارِ مصطفیٰ، کمالیہ	211

ضلع فیصل آباد

نمبر شمار	نام سکول/مدرسہ	تعداد کامیاب طلبہ/طالبات
1	مدرسہ تعلیم الاسلام، ماموں کانجن، ضلع فیصل آباد	43
2	مدرسہ ضیاء القرآن اہلحدیث، آواگت، ضلع فیصل آباد	9

CS CamScanner

نماز و قرآن ٹیسٹ

ضلع وائز تفصیل

آزاد کشمیر اور پاکستان میں نماز اور قرآن ٹیسٹ میں پاس ہونے والے طلبہ و طالبات کے ضلع وائز اعداد و شمار بذیل ہیں:

نمبر شمار	نام ضلع	کامیاب طلبہ/ طالبات		
		نماز ٹیسٹ	قرآن ٹیسٹ	میزان
1	ضلع میر پور، آزاد کشمیر۔	4,901	917	**5,818**
2	ضلع بھمبر، آزاد کشمیر۔	149	--	**149**
3	ضلع کوٹلی، آزاد کشمیر۔	134	--	**134**
4	ضلع پلندری/ سدھنوتی، آزاد کشمیر۔	41	--	**41**
5	ضلع پونچھ/ راولاکوٹ، آزاد کشمیر۔	254	--	**254**
6	ضلع باغ، آزاد کشمیر۔	519	41	**560**
7	ضلع فارورڈ کہوٹہ، آزاد کشمیر۔	44	--	**44**
8	ضلع جہلم، پاکستان۔	62	15	**77**
9	ضلع گجرات، پاکستان۔	2242	170	**2412**
10	ضلع گوجرانوالہ، پاکستان۔	28	--	**28**
11	ضلع لاہور، پاکستان۔	113	--	**113**
12	ضلع خوشاب، پاکستان۔	474	--	**474**
13	ضلع فیصل آباد، پاکستان	259	52	**311**
14	ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ، پاکستان۔	623	211	**834**
15	ضلع چکوال، پاکستان۔	62	--	**62**
16	ضلع راولپنڈی	7	--	**7**
	میزان	**9,912**	**1,406**	**11,318**

CS CamScanner

ماڈل پیپر

ترجمہ قرآن پاک (سوال وجواب)

نام طالب علم/ طالبہ: ______________________

کل نمبر:100 وقت: 30 منٹ

سوال نمبر 1: قرآن کی رُو سے مسلمانوں کو کن کن چیزوں سے آزمایا جائے گا؟ (العمران 186)

جواب: ______________________

سوال نمبر 2: فاسق شخص جب کوئی خبر لے کر آئے تو مومنوں کو کیا حکم دیا گیا ہے؟ (الحجرات 6)

جواب: ______________________

سوال نمبر 3: جو شخص خدا کی یاد سے غافل ہو جائے اللہ تعالیٰ اِس پر کس چیز کو مسلط کر دیتے ہیں؟ (الزخرف 36)

جواب: ______________________

سوال نمبر 10: اگر کسی معاملے میں دو مرد گواہ نہ ملیں تو کتنی عورتیں اور کتنے مردوں کی گواہی قابل قبول ہے؟ (البقرہ 282)

جواب: ______________________

سوال نمبر 5: محرم لوگوں میں کون کون سے لوگ شامل ہیں؟ (الاحزاب 55)

جواب: ______________________

سوال نمبر 6: خدا سود کے مال کو گھٹاتا ہے یا زکوٰۃ کے مال کو؟ (البقرہ 276)

جواب: ______________________

سوال نمبر 7: خدا نے کس چیز کے بدلے مومنوں کی جانیں اور اعمال خرید لیے ہیں؟ (توبہ 111)

جواب: ______________________

سوال نمبر 8: محرم لوگوں میں کون کون سے لوگ شامل ہیں؟ (الاحزاب 55)

جواب: ______________________

سوال نمبر 9: بیوہ عورت کی عدت کی مدت کتنی ہے؟ (البقرہ 234)

جواب: ______________________

CamScanner

موضوع کے اعتبار سے علامہ محمد اِقبالؒ کی شہرہ آفاق نظم ''جواب شکوہ'' سے چند چنیدہ اشعار

کس قدر تم پر گِراں صبح کی بیداری ہے
ہم سے کب پیار ہے، !ہاں نیند تمھیں پیاری ہے
جن کو آتا نہیں دُنیا میں کوئی فن، تم ہو
نہیں جس قوم کو پرواہِ نشیمن، تم ہو
حرمِ پاک بھی، اللہ بھی، قرآن بھی ایک
کچھ بڑی بات تھی، ہوتے جو مسلمان بھی ایک
فرقہ بندی ہے کہیں اور کہیں ذاتیں ہیں
کیا زمانے میں پنپنے کی یہی باتیں ہیں
قلب میں سوز نہیں، رُوح میں احساس نہیں
کچھ بھی پیغام محمد کا تمھیں پاس نہیں
وضع میں تم ہو نصارا، تو تمدن میں ہنود
یہ مسلماں ہیں، جنہیں دیکھ کر شرمائیں یہود
یوں تو سید بھی، مرزا بھی ہو، افغان بھی ہو
تم سبھی کچھ ہو، بتاؤ تو مسلمان بھی ہو
میرے کعبے کو جبینوں سے سجایا کس نے
میرے قرآں کو سینے سے لگایا کس نے
تھے تو وہ آباء تمہارے ہی، مگر تم کیا ہو
ہاتھ پر ہاتھ دھرے، منتظر فردا ہو
وہ زمانے میں معزز تھے مسلماں ہوکر
اور تم خوار ہوئے تارکِ قرآں ہوکر

قرآن کی فریاد

طاقوں میں سجایا جاتا ہوں، آنکھوں سے لگایا جاتا ہوں
تعویز بنایا جاتا ہوں، دھو دھو کر پلایا جاتا ہوں
جُزدان حریر و ریشم کے،اور پھول ستارے چاندی کے
پھر عطر کی بارش ہوتی ہے،خوشبو میں بسایا جاتا ہوں
جس طرح سے طوطا مینا کو کچھ بول سکھائے جاتے ہیں
اس طرح پڑھایا جاتا ہوں، اِس طرح سِکھایا جاتا ہوں
جب قول و قسم لینے کیلئے تکرار کی نوبت آتی ہے
پھر میری ضرورت پڑتی ہے، ہاتھوں پر اُٹھایا جاتا ہوں
دِل سوز سے خالی رہتے ہیں، آنکھیں ہیں کہ نم ہوتی ہی نہیں
کہنے کو میں ہر اِک جلسہ میں پڑھ پڑھ کر سُنایا جاتا ہوں
نیکی پر بدی کا غلبہ ہے،سچائی سے بڑھ کر دھوکا ہے
اِک بار ہنسایا جاتا ہوں، سو بار رُلایا جاتا ہوں
یہ مُجھ سے عقیدت کے دعوے اور قانون پر راضی غیروں کے
یُوں بھی مجھے رُسوا کرتے ہیں، ایسے بھی ستایا جاتا ہوں
کس بزم میں میرا ذکر نہیں،کس عُرس میں میری دُھوم نہیں
پھر بھی اکیلا رہتا ہوں، مجھ سا کوئی مظلوم نہیں

CamScanner